سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2020

منگل،23۔جون2020

(یوم الثلاثہ،یکم ذیقعد1441ھ)

سترہویں اسمبلی: بائیسواں اجلاس

جلد 22 : شمارہ 9

621

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 23۔جون 2020

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث"

623

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

منگل، 23- جون 2020

(یوم الثلاثہ، یکم ذیقعد 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس ہوٹل فلیٹیز لاہور (جسے اسمبلی چیمبر قرار دیا گیا) میں سہ پہر 3 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

اِنَّ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَھۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ھِیَ اَقۡوَمُ وَ
یُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمۡ اَجۡرًا
کَبِیۡرًا ﴿۹﴾ وَّ اَنَّ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ اَعۡتَدۡنَا
لَھُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿۱۰﴾ وَ یَدۡعُ الۡاِنۡسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَہٗ
بِالۡخَیۡرِ ؕ وَ کَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا ﴿۱۱﴾

سورۃ بنی اسرآئیل آیات 9 تا 11

بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو جو اچھے کام کریں کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے (9) اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے (10) اور آدمی بُرائی کی دُعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے (11)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

اَے خاصہَ خاصانِ رُسُل وقت دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے
اُس دین میں اب تفرقہ خود آ کے پڑا ہے
اُمّت میں تیری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن
نسبت بہت اچھی ہے مگر حال بُرا ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جی، ملک محمد احمد خان!

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

مولانا اشرف آصف جلالی پر دُختر رسول ﷺ کی شان میں گستاخی پر 295-C کے تحت مقدمہ کرنے کا فیصلہ

جناب محمد کاظم پیرزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ہاؤس کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آصف جلالی نامی مولوی نے دُختر رَسول ﷺ کی شان میں ایسے الفاظ کہے ہیں جو قابل مذمت ہیں اور اُس نے اسلامی شعائر کا مذاق بنایا ہے۔ پاکستان جیسے ملک جس کے اوپر ہم اکثر کہتے ہیں کہ

"پاکستان کا مطلب کیا، لاالٰہ اِلّا اللہُ"

جناب سپیکر! جس ملک کو مذہب کے نام پر حاصل کیا گیا وہاں پر اگر ہم دُختر رُسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والے لوگوں کو اس طرح کُھلا چھوڑیں گے تو یہ بہت بڑے تفرقے کی بنیاد بنے گا۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری یہ گزارش ہے کہ اس کے اوپر سخت ایکشن ہونا چاہئے تاکہ آئندہ کسی کو دُختر رُسول ﷺ کے خانوادے کے خلاف ایسی لب کُشائی اور ایسی بکواس کرنے کی جرأت نہ ہو۔ شکریہ

وزیر اشتمال املاک (سید صمصام علی شاہ بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر اشتمال املاک(سید صمصام علی شاہ بخاری):جناب سپیکر!شکریہ۔میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہ جو issue آیا ہے یہ کسی ایک فرقے کا نہیں ہے بلکہ یہ صرف مسلمانوں کا بھی نہیں ہے یہ issue اُس تمام دنیا کا ہے جو مہذب دنیا کہلاتی ہے۔ تمام لوگ جانتے ہیں کہ دُخترِ رُسول ﷺ سیدہ پاکؑ کی جو شان ہے ہم لوگ تو اپنے آپ کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ جب تک کوثر سے منہ کو نہ دھولیا جائے اُن کا اسمِ گرامی نہیں لے سکتے۔

جناب سپیکر!میری گزارش یہ ہے کہ فرقہ واریت تب ختم ہوتی ہے جب ایسی چیزیں ختم کر دی جائیں جو فساد کا باعث بنتی ہیں۔ یہ پورا ہاؤس مبارکباد کا مستحق ہے جس نے ناموسِ رسالت ﷺ اور ناموسِ صحابہؓ پر بات کی۔ یہ بات ناموسِ اہلِ بیت پر بھی ہونی چاہئے،اس پورے ہاؤس کو اُس مولوی کی بات پر مذمت کرنی چاہئے اور اُس نے بادشاہِ دوعالم ﷺ کی صاحبزادی کے بارے میں یہ الفاظ کہے تو کیسے کہے اُس سے اس کا حساب ہر مسلمان مانگتا ہے اور ہر انسان مانگتا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر ایک اور چیز عرض کرنا چاہوں گا کہ کرمانوالہ شریف کی درگاہ سے تعلق رکھنے کی حیثیت سے مجھے سو سے زیادہ سجادہ نشین حضرات نے آج یہ کہا ہے کہ وہ بھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس بدبخت کے ارادے اور اس کے الفاظ کی بھرپور مذمت بھی کی جائے اور اس کے خلاف کارروائی بھی کی جائے۔ بہت شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی،فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن(جناب محمد سبطین رضا):جناب سپیکر!شکریہ۔میں اس issue پر صحیح بخاری کی اس حدیث سے شروع کروں گا کہ فاطمہؑ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو تکلیف دی اُس نے محمد ﷺ کو تکلیف دی۔ جس نے محمد ﷺ کو تکلیف دی اُس نے اللہ کو تکلیف دی۔ایک حدیث میں آتا ہے کہ فاطمہؑ میری جان کا ٹکڑا ہے جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اُس نے محمد ﷺ کو ناراض کیا جس نے محمد ﷺ کو ناراض کیا اُس نے اللہ کو ناراض کیا۔

جناب سپیکر!اس ایوان سے میرا یہ مطالبہ ہے کہ جس طرح جنابِ بی بی پاکؑ کو تکلیف دینا یا اُن کو ناراض کرنا رسول پاکﷺ کو ناراض کرنے اور تکلیف دینے کے برابر ہے اسی طرح اس ملعون نے بی بی فاطمہؑ کی شان میں جو گستاخی کی ہے اس پر تعزیرات پاکستان میں توہین رسالتﷺ کی دفعہ C-295 لگائی جائے۔ یہ عام بات نہیں ہے کہ سرورِ کونین کی بیٹی جس کی شان میں آیتِ تطہیر اُتری، اللہ نے قرآن میں کہا کہ اے نبیﷺ! یہ تمہیں کہتے ہیں کہ اجرت رسالت مانگ، کیا دیں؟ تو اُنہیں کہو کہ میرے قربا سے مودت کریں جس کے لئے مودت کی آیت اُتری، جس کے لئے تطہیر کی آیت اتری۔ رسولﷺ کے جگر کے ٹکڑے کی توہین کرنا توہینِ رسالتﷺ کے برابر ہے۔

جناب سپیکر!میرا یہ مطالبہ ہے کہ اس ملعون کے خلاف توہینِ رسالت کی دفعہ کا ایکٹ لگایا جائے۔

جناب سپیکر!دوسری بات یہ ہے کہ اس ملعون کے خلاف ایف آئی آر ہوئی ہے اس کی گرفتاری میں تاخیر کی جارہی ہے اور یہ تاخیر نقصان دہ ہے لہٰذا اس کو فوری طور پر گرفتار کرکے اس کو قرارواقعی سزا دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ معزز ممبرانِ صوبائی اسمبلی نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اُس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کی بات سے ہر مسلمان کا دل دُکھا ہے۔ یہ واقعہ آج سے چند دن پہلے کا ہے اور جیسے ہی یہ بات حکومت کے نوٹس میں آئی حکومت نے باقاعدہ اس کا نوٹس لیا اور اُس کے خلاف باقاعدہ پرچہ درج کرلیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ابھی میرے بھائی فرما رہے تھے کہ پی پی سی کی جو دیگر sections بنتی ہیں اُنہی sections کے تحت اُس کے خلاف پرچہ دیا گیا ہے لیکن یہ تفتیش کوئی عام تفتیش نہیں تھی اس کے لئے ہم نے ایس پی انوسٹی گیشن، لاہور کو مامور کیا ہے اور انہوں نے کل شام کو اہان کو باقاعدہ بلا رکھا تھا اور اُن کے بیان لئے جارہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبران اور اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ جو شخص بھی حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں یا اُن کے خانوادہ کی شان میں کوئی گستاخی کرے گا اُس سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی اور اُن کے خلاف قانون کے مطابق بھرپور طریقے سے کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح میرے بھائی نے فرمایا کہ اُس شخص کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا تو ابھی کل ہی کیبنٹ کی Provincial Law and Order Committee کی میٹنگ تھی تو ہم نے District Intelligence Committee کو بھی لکھا ہے اور اُن کی طرف سے سفارش آنے کے بعد ہماری کوشش ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ اُس کو Schedule 4^{th} میں بھی رکھا جائے تاکہ آئندہ کے لئے اُس کی حرکات و سکنات پر بھی نظر رکھی جائے اور قانون کے مطابق واقعتاً اُس کو سزا دلوائی جائے اس لئے میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو ایک دفعہ پھر یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ اس سلسلے میں کوئی نرمی نہیں برتی جائے گی بلکہ بھرپور طریقے سے کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم بجٹ پر تقاریر شروع کرتے ہیں۔ جی، جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ سالانہ بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا آغاز ہو چکا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ وزیر قانون نے جس کارروائی کا ذکر کیا ہے یہ اُمید اور توقع کرتے ہوئے کہ جس نے اہل بیت پر یہ بات کی اُس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہئے اور جیسے وزیر قانون بتا رہے ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ انشاءاللہ اُن کے خلاف پوری کارروائی ہوگی اور وہ کیفر کردار تک پہنچیں گے۔

جناب سپیکر!اس بجٹ پرI have a very serious concern that there is not much to talk about it.اس بجٹ پر کیا بات کریں یعنی ہم نے اس بجٹ کو ایک تخمینے کے طور پر دیکھا ہے کہ اخراجات کیسے ہوں گے، کس مد میں ہوں گے اور پھر ہم نے بجٹ دیکھا کہ بجٹ میں ریونیو کے اہداف کیسے پورے ہوں گےbut some howکسی وجہ سے بھی ہم یہ بات سمجھنے سے قاصر رہے کہ شاید پاکستان کی تاریخ میں یہhope based first documentہے اس سے پہلے اعدادوشمار کی بنیاد پر تخمینہ لگایا جاتا تھا۔ یہ اندازہ لگایا جاتا تھا اور اندازے کو ایک materialistic and actual numbersمیںconvertکرنے کے بعد پھر اخراجات کا تخمینہ لگایا جاتا تھا کہ ہم اس حد تک خرچ کریں گے، یہcollectکریں گے۔ کہیں پرdeficitsبھی آتے ہوں گے، کہیںshortfallsبھی ہوتے ہوں گے، کہیں ریونیوcollectionsپورے بھی نہیں ہوتے ہوں گے لیکن اُن کے ساتھ ایک مناسبت رکھی جاتی تھی کہ اگر یہsituationہو گی تو ایکfactual situationاسمبلی کے سامنے رکھی جاتی تھی لیکن اس مرتبہ ایک نئیtheoryقائم کی گئی اور کہا گیا کہ ہم تین مہینے کیtermپر نہیں لے کر جارہے ہیں ہمneed baseپر لے کر جائیں گے اور دیکھیں گے کہ کس مہینے میں کون سی کتنی ضرورت ہے اُس کے مطابق لے کر جائیں گے۔

جناب سپیکر!صوبائی حکومت کو پتا ہے کہ پچھلے سال کے مطابق ان کیtotal spending, Federal Divisible Poolپرdependentتھی کہ وفاق ان کو کتنے پیسے دیتا ہے اور اُس مد میں سے دیتا ہے جو اس نے اپنے ریونیوtargets fixکئے تھے اور اس میں سے یہ collectکتنا کرتے ہیں؟It cannot be listedپچھلے سال وفاق نےtarget setکیا جس کی پنجاب پر435۔ارب روپے کیcutآئی۔ آپ کے سارے پراجیکٹس، ڈویلپمنٹ، سوشل سیکٹر ریفارمز اور تمام پروگرام اس کٹ کے نتیجے میںcompromiseہوئے۔

جناب سپیکر!On the other handپنجاب اپنےshareمیں سے ان کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ایکamount surrenderبھی کرتا ہے۔ یہ کون سا financial disciplineتھا جو پنجاب نےimposeکیا؟ وفاق کے ساتھ کیا تعلق تھا جس کو نبھانے کے لئے پنجاب کی عوام کے ساتھ ایک ظالمانہ طریق کار اختیار کیا گیا۔

جناب سپیکر! مجھے حیرانی اُس وقت زیادہ ہوئی جب پچھلے سال سے زیادہ اس دفعہ 9.42 فیصد ڈویلپمنٹ فنڈز کے لئے رکھ دیئے اور کہا کہ ADP کا یہ share پنجاب پورا کرے گا۔ پچھلے سال کا shortfall اپنے ہاتھوں پر پڑا تھا لیکن وفاق اپنے divisible pool میں سے جو کچھ آپ کو دے رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال کی جو کمی تھی وہ آپ کے پراجیکٹس کو carry over میں لے جا کر ان books میں reflect کر رہی ہے۔ آپ 9.42 فیصد یعنی ایک unrealistic figure ڈویلپمنٹ سیکٹر میں بھی رکھ رہے ہیں جو tangible نہیں ہے لیکن پچھلی حکومتوں کے ساتھ ہمیشہ اعتراض رہا۔

جناب سپیکر! میں موازنہ کر کے آپ کا اور اس ہاؤس کا وقت ضائع نہیں کروں گا کیونکہ سب کو پتا ہے کہ کہاں پر کیا تھا؟ آپ نے tax free کے حوالے سے یہ طے کر دیا کہ 56-ارب روپے کے ٹیکسز سروس سیکٹرز میں سے نہیں ہوں گے لیکن for goodness sake مختلف سیکٹرز میں سے 250 سروسز ایسی ہیں جن پر آپ ٹیکس levy کرتے ہیں۔ آپ 16 فیصد سے کم کر کے پانچ فیصد کا کہہ رہے ہیں کہ tax free کر رہے ہیں اور وہ بھی ان مدات میں جہاں سے ریونیو generate ہی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میں صرف اور صرف اس بات پر معترض ہوں کہ ٹیکس کی collection آپ کی headline ہے کہ.This is a tax free budget

جناب سپیکر! میں پوچھتا ہوں کہ کون سا free tax بجٹ کس مد میں ہے؟ جہاں آپ 100-ارب روپیہ اکٹھا کرتے ہیں اسی کے ساتھ آپ 20-ارب روپیہ مزید اکٹھا کرنے کی نوید سنا رہے ہیں لیکن کس base کو broaden کر رہے ہیں اور کہاں پر exemption دے رہے ہیں؟ ایک طرف آپ release کی بات کر رہے ہیں تو دوسری طرف further taxation کی بات کر رہے ہیں۔ کسی ایک document میں اتنی confusion میں نے آج تک نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر! ہم یہ سمجھنے سے بھی قاصر تھے بلکہ اس سے پہلے ہم سمجھ رہے تھے کہ غالباً یہ شاید incompetence It's a bug which has come from somewhere. کا ایک bug آ گیا جس کی بنیاد پر removals ہوئے ہیں، نئی ٹیمیں place کی گئی ہیں اور probably اس کی reflection پورے پاکستان کی اکائیوں پر آئی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے آپ کے سامنے simple دو باتیں رکھی ہیں۔ Hope is not a strategy. آپ لوگ numbers کے ساتھ hope پر اکتفا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ ہم امید کرتے ہیں کہ وفاق پیسے اکٹھے کرے گا اور اکٹھے کر کے ہمیں بھیجے گا تب ہم یہ reforms لائیں گے، سوشل سیکٹر ریفارم کریں گے، ADP میں بڑے پراجیکٹس کھڑے کر دیں گے، ایجوکیشن اور ہیلتھ کو اتنے پیسے دے دیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو لاہور سے باہر نکالوں گا۔ آپ کاہنہ سے آگے چلے جائیں تو اوکاڑہ تک آپ کو کہیں بھی COVID-19 کے ٹیسٹ کرنے کی ایک لیبارٹری میسر نہیں ہو گی۔ اگر کوئی پرائیویٹ سیکٹر میں سہولت ہو گی تو کوئی اعتبار نہیں ہو گا۔ آگے ملتان تک چلے جائیں تو چند بڑے شہروں اور چند جگہوں پر لاک ڈاؤن ہے۔ آپ نے confusion پھیلا دی ہے because incompetence کوئی ایک bug نہیں تھا بلکہ یہ ایک hallmark تھا۔

جناب سپیکر! میں اس بات سے convince ہوں کہ کسی ایسی ideology کو جو cherished pursuit کو follow کرے کہ میری لیڈر شپ کا مقدمہ ہے۔ جو اس band wagon کو join کرے گا he will be the part of the Government otherwise they will be shunted out. اس کے علاوہ figures کے ساتھ جو یہ کر سکتے ہیں، public safety versus joblessness کی بحث کھول سکتے ہیں، public safety versus economy اور public safety versus religion کی بحث کھول سکتے ہیں وہاں پر incompetence کا کوئی bug نہیں ہے بلکہ یہ ان کے اندر inbuilt ہے۔ اب اس بجٹ document کو آپ دیکھ لیں تو یہ چیخ چیخ کر اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر خزانہ کی speech میں یہ دیکھنے کی بڑی کوشش کی کہ ان میں سے کوئی ایک innovative project دیکھوں جو tangible ہو اور مجھے بتائے کہ یہ موجودہ وزیر اعلیٰ کا initiative ہے، وزیر خزانہ نے پی ٹی آئی کے manifesto میں سے کچھ نکل کر آیا ہے۔ ماسوائے اس بات کے کہ جنوبی پنجاب میں population کے کنٹرول کے لئے علمائے کرام پر پانچ کروڑ روپے خرچ کرنے کے علاوہ کوئی بھی نیا initiative نہیں ہے۔ اس بجٹ میں صرف replication ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سالوں کی ساری بجٹ تقاریر کا یہ چربہ ہے اور ایک ایک پیراگراف وہی ہے صرف نام تبدیل کئے گئے ہیں۔ پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے کا اردو میں ترجمہ کر کے دے دیا گیا ہے۔ Women empowerment کا نام تبدیل کر دیا، لائیوسٹاک کا نام تبدیل کر دیا اور ایجوکیشن stipend فنڈ کا نام تبدیل کر دیا ہے۔ کسی ایک جگہ پر کوئی ایک innovation ہو تو میں آپ کا مجرم ہوں۔ یہ بجٹ تقریر آپ کے سامنے ہے جو بجٹ سال 14-2013، 16-2015 اور 18-2017 کا مکمل چربہ ہے۔ یہ کسی ایک پالیسی سے پیچھے نہیں ہٹ سکے پھر آفرین ہے کہ "اسی کے ہاتھوں پہ لہو تلاش کروں جس نے قتل کا سبب کیا میرے"

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 40-ارب روپیہ اورنج لائن ٹرین کے لئے رکھ دیا ہے۔ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ 300-ارب روپے کا پراجیکٹ ہے اور ان کی سپریم کورٹ میں سٹیٹمنٹ تھی کہ یہ 167-ارب روپے سے اوپر نہیں جاتا۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اگر ساری contingencies بھی ڈال لیں، لاہور کی عدالت میں اس پراجیکٹ کو روکا پھر اسے سپریم کورٹ میں روکا تو بائیس ماہ تک یہ پراجیکٹ delay کیا اور دو سال سے خود بھی موجود ہیں یعنی چار سال کا بھی تخمینہ لگا لیں تب بھی یہ پراجیکٹ 300-ارب کا نہیں بنتا۔ کسی جگہ پر ان کا کوئی حقیقت پسندانہ بیان آئے اور کوئی تو بتائے کہ اس چیز کا کون مجرم ہے؟

جناب سپیکر! اورنج لائن ٹرین کی قیمت میں اگر کوئی اضافہ ہوا ہے تو کس بنیاد پر ہوا ہے اور delay کس نے cause کی ہے؟ ولید اقبال کس جماعت کے لاہور کے صدر تھے اور antiquities کے جو کیس تھے ان کو کون لے کر جا رہا تھا؟ یہ facts ہیں کہ انہوں نے ٹرانسپورٹ

کے معاہدے کر لئے۔ ہمارا ان40-ارب روپے سے جھگڑا نہیں ہے بلکہ ہمارا جھگڑا یہ ہے کہ آپ 40-ارب نہیں بلکہ incompetence is not a bug but it is inbuilt. 80-ارب روپے بھی لے کر آجائیں تو آپ سے یہ اورنج لائن ٹرین مکمل نہیں ہونی کیونکہ آپ نے اس کو اپنی incompetence کی بنیاد پر کھنڈر کی شکل بنادیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اب آپ wind up کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بس آخری منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ جاری رکھیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں ایک اور منطق بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور on record لانا چاہتا ہوں۔ یہاں vengeance is speaking loud یعنی آج غصہ بول رہا ہے کہ گورنمنٹ گندم کی سبسڈی ختم کر کے اس سے باہر نکل رہی ہے۔ ہم کسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیں، کسان کو مارکیٹ forces کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں اور گورنمنٹ کی intervention ختم کر دیں تو کون کمائے گا؟ وہی کمائے گا جو دولت مند ہو گا۔ گندم کی procurement اور سبسڈی کے پیچھے صرف ایک ہی philosophy تھی کہ کسان تک اس کے درست دام پہنچیں۔ آج باقی سیکٹرز میں گورنمنٹ چونکہ سبسڈی کو ایک political question بنا بیٹھی تو گندم میں بھی نہیں دے گی اور عوام کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گی۔ This is speaking of the vengeance. یہ پاکستان اور پنجاب کی عوام سے بدلہ ہے۔ آج جن زعماء کے نام ہیں ان کا آپ کو پتا ہے۔ میں کسی ذاتی تعلق کی بنیاد پر بات نہیں کرتا لیکن everybody knows کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ آج آپ نے open market میں کسان کو چھوڑ دیا کہ وہ اپنی فصل لے کر آئے اور اس کی پالیسی فوڈ ڈیپارٹمنٹ دے گا، کیا وہ نرالی منطق ہو گی، کیا آسمان سے اترا ہوا وہ صحیفہ آئے گا جو اس سے بہتر کوئی نظام لا کر کھڑا کرے اور جو غریب کسان کی کوئی کسی طرح سے اشک شوئی کرے گا؟

جناب سپیکر! میں بار بار ایک بات آپ سے کہہ رہا ہوں اور آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے وقت عنایت کیا ہے۔ جب اس طرح کی پوزیشن آجائے کہ میں بھی آج اگر COVID-19 سے ڈرا ہوا ہوں اور اس معزز ایوان میں جتنے معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، سب اپنے لئے، اپنے

ملک کے شہریوں کے لئے اور اپنے بچوں کے لئے خوف کا شکار ہیں کیونکہ اس کا پتا نہیں ہے جو کہ انجانہ دشمن ہے کہ کیسے کس پر کب وار کرے لیکن کبھی ان سے بھی کوئی پوچھے گا کہ اتنی confusionاور یہ کیسے ممکن ہوا کہ آج آپ کی ہیلتھ منسٹر دوبارہ یہ سٹیٹمنٹ دے رہی تھیں کہ لاک ڈاؤن نے help کیا ہے اور جس سے ہم کورونا کو کنٹرول کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں مگر پھر وزیر اعظم کہہ رہے ہیں کہ مجھے داد دیں کہ میں نے لاک ڈاؤن نہیں کیا۔

جناب سپیکر! اگر خدانخواستہ یہ لاشوں کا بوجھ بڑھا تو economyرہے گی اور نہ ہی public safetyدونوںcompromiseہوں گے اور پھر ہم چیخ چیخ کر کہنے پر مجبور ہوں گے کہ

It is not a bug it is inbuilt

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! جلدی سےwind upکریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آج آپ سےpredictionہے، میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ آپ کیADP reviseہو گی اور آپ نے ٹیکس میں جو ریلیف دیا ہے بالکلunrealistic ہے۔2200۔ ارب روپے آپ ہمیںbreak evenبتائیں، آپ ہمیں بتائیں کہ کن سیکٹرز میں کہاں پر آپ کی پہلی ریونیوcollectہوتی تھی اور آج آپ اس کے اوپر کتنے پراجیکٹ کر رہے ہیں۔ آپ ان سیکٹرز کا نام بتائیں جہاں پر آپ نے انہیں16 سے کم کر کے 5 فیصد کر کے ریلیف دیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان سروس سیکٹرز میں آپ نے کوئی ریلیف دینا ہے تو پھر اس کوuniversalکر کے دیں۔ تمام سیکٹرز میں اس ٹیکس کو 5 فیصد پر لے کر آئیں تو پھر تو ہم بھی مانیں کہ یہrelief packageہے اور اگرrelief packageصرفlip serviceہو، ٹیکس فری کا نام دینے کے لئے ہو اور20۔ ارب روپے کی ٹیکسیشن بڑھائی بھی جا رہی ہے تو پھرFor goodness sakeاپنےADPکوrationalizeکریں، اپنے ٹیکس فری بجٹ ہونے کو درست انداز میں بتائیں اور سیکٹر وار بتائیں۔

جناب سپیکر! ایجوکیشن کا بڑا شور تھا کہ Human Sector پر invest کریں گے لیکن ہم نے تو آج نہیں دیکھا۔ پہلی بار اپنے ہی بجٹ سے مزید کم کر دیا گزشتہ سالوں کے بجٹ سے تو کیا موازنہ۔ صحت میں COVID-19 کا 50۔ارب روپے رکھ کر بھی مزید کم کر دیا۔ کوئی نیا پراجیکٹ بتا دیں اور اپ گریڈیشن سے ہٹ کر کوئی بات کر لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! جلدی سے wind up کریں۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! Last word.

MR DEPUTY SPEAKER: Yes! Last word.

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! With no offence to anyone, but I must speak my heart out for this. When qualification for being a member of the Government is loyalty to bad ideas it is no surprise, countries badly govern them. This is the case of Pakistan, thank you very much! (Applause)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آشفہ ریاض!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راشدہ خانم !۔۔۔موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ شمیم آفتاب!

محترمہ شمیم آفتاب: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں اپنی تقریر کا آغاز رب کائنات کے بابرکت نام سے کرتی ہوں جس کی بادشاہی کو دوام حاصل ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت اور ان کی ٹیم کو COVID-19 جیسے موذی مرض کے دوران انتہائی نامساعد حالات میں ایک متوازن اور عوام دوست بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ موجودہ بجٹ بدترین معاشی حالات کے باوجود ہماری پارٹی کے منشور اور عوام سے کئے گئے وعدوں کی تکمیل کی طرف اہم قدم ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب پاکستان کا سب سے بڑا اور اہم ترین صوبہ ہے اور بڑا صوبہ ہونے کی وجہ سے یہ ہمیشہ بڑے مسائل کا شکار رہا ہے۔ جب ہمیں حکومت ملی تو لاکھوں بچے سکولوں سے باہر تھے۔ عوام مہنگائی سے پریشان تھی، تعلیم یافتہ نوجوان بھکاری اور بے روزگاری کے عذاب میں مبتلا تھا۔ پینے کا صاف پانی میسر نہیں تھا اور ہسپتالوں میں ایک ایک بیڈ پر تین تین مریض پڑے تھے۔

چند بڑے شہروں میں بڑے پراجیکٹس لگا کر سارے پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب کو ہر طرح کے وسائل سے دور رکھا گیا۔ صوبے میں زراعت کے شعبہ میں اپنی من مانی پالیسیاں بنانے سے کسانوں کو نقصان پہنچایا گیا اور عوام کو بنیادی ضرورتوں کے حصول کے لئے در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے برعکس ہماری حکومت نے ریاست مدینہ کے ماڈل کو مد نظر رکھتے ہوئے "احساس پروگرام" کے تحت عوام دوست پراجیکٹس کو اس بجٹ میں شامل کیا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ رواں مالی سال کی آخری سہ ماہی میں COVID-19 کی وبا نے پورے پاکستان کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ اس ہنگامی صورتحال میں وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان کی ہدایت پر وفاقی حکومت نے 1240۔ارب روپے کی مالیت کا پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا اور جامع package متعارف کروایا تاکہ کورونا سے متاثرہ افراد اور کاروبار کو ریلیف دیا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس package کے تحت 1044۔ارب روپے کے "احساس ایمرجنسی پروگرام" کا آغاز کیا گیا اور فوری طور پر خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے مستحق افراد کو ریلیف دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہتی ہوں کہ حکومت پنجاب نے وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی عوام دوست قیادت میں اس وفاقی بجٹ کے لئے 8۔ارب 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم شامل کی۔ اس پروگرام کے تحت اب تک پنجاب میں لاکھوں خاندانوں میں 53۔ارب روپے سے زائد رقم تقسیم کی جاچکی ہے۔ کاروباری طبقے اور عوام کی سہولت کے لئے 18۔ارب روپے سے زائد کا ٹیکس ریلیف دیا گیا جس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! علاوہ ازیں کورونا وارڈز کے ڈاکٹروں اور سٹاف کے لئے دوران ڈیوٹی ماہانہ کی بنیاد پر ایک اضافی تنخواہ کی منظوری بھی دی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہاں حکومت پنجاب کے صحت کارڈ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں جس نے ہیلتھ کیئر کی سہولت کا حصول آسان بنا دیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اب اس کا دائرہ کار پورے پنجاب میں پھیل چکا ہے۔ میری دو تین چیزیں بہت ضروری ہیں جن کا میں ذکر کروں گی اس لئے مجھے دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! اب تک 50لاکھ خاندانوں کو یہ صحت کارڈ مل چکے ہیں اور آئندہ بجٹ میں 12۔ارب روپے کی رقم مختص کی جا چکی ہے۔ محکمہ پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ترقیاتی بجٹ کے لئے 11۔ارب 46 کروڑ روپے مختص کئے گئے جس سے پسماندہ علاقوں میں واقع DHQsکی اپ گریڈیشن، نئے مدر اینڈ چائلڈ ہسپتالوں کی تعمیر اور تمام DHQاور پندرہ THQsکی revampingکے پروگرام شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ پرائمری ہیلتھ کیئر کے initiative programme کے تحت صوبہ بھر کے 196 BHUs کو دن رات operationalرکھنے کے لئے ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جلدی سے wind up کریں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میری تھوڑی سی بات رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ نے سات منٹ بات کر لی ہے اور سات منٹ ہو گئے ہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں ایک بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Last 30 secondsہیں۔

محترمہ شمیم آفتاب: جناب سپیکر! میں اسلام آباد وومن چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی صدر رہ چکی ہوں اور اس وقت فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی ممبر ہوں۔ دو دن پہلے بجٹ announceہونے کے بعد پاکستان کے تمام وومن چیمبرز کی وڈیو کانفرنس بلائی گئی جس میں مجھے بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا اور چیمبر کی خواتین نے بجٹ پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ SMEاور کاٹیج انڈسٹری سے وابستہ خواتین COVID-19 کی وجہ سے شدید مسائل کا شکار ہیں کیونکہ ان کے کاروبار بند ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ وومن چیمبرز اور کاٹیج انڈسٹری سے وابستہ خواتین کے لئے اس بجٹ میں خصوصی مراعات کا اعلان کیا جائے۔ آخر میں ڈاکٹروں، نرسوں، پیرا میڈیکل سٹاف، ضلعی انتظامیہ، پولیس، ریسکیو 1122، پاک فوج کے جوانوں، میڈیا رپورٹر، وزیراعظم کورونا ریلیف ٹائیگر کے رضاکاروں اور تمام دیگر افراد کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جو بالواسطہ اور بلاواسطہ اپنی اور اپنے خاندان کی جان کی پروانہ کرتے ہوئے COVID-19 کے سدباب کے لئے کوشاں ہیں۔ انشاء اللہ ہم اس صبر آزما وقت کا مل کر مقابلہ کریں گے اور سرخرو ہوں گے۔ پاکستان پائندہ باد۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب مناظر حسین رانجھا!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ فرعون کے دربار میں جادوگروں نے رسی کو سانپ بنا کر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش تو کی مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی عطاء اور حکم سے جادو کو عوام کے سامنے ختم کر دیا۔ جادو ٹونے سے حکومت قائم تو کی جا سکتی ہے لیکن برقرار نہیں رکھی جا سکتی۔ ایسی حکومتیں اور حکمران غرق ہو جاتے ہیں۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ آپ بتائیں کہ کون سا ظلم ہے جو ان ظالم حکمرانوں نے عوام پر نہیں کیا۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس سیاہ دور میں صنعت تباہ، معیشت تباہ، دہاڑی دار مزدور برباد، صحت کا شعبہ اپنی آخری سانسیں لیتا ہوا اور معیشت موت کے منہ میں ہے۔ حکمران شداد کی طرح اپنی بنائی ہوئی یوٹوپیا کی جنت میں مگن ہیں۔ اس حکومت کی نااہلی کا یہ عالم ہے کہ پچھلے دو سالوں سے tax collection کا ٹارگٹ miss ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ہمارے دور میں اپوزیشن لیڈر کی وہ بات یاد کراتی چلوں جو کہتے تھے کہ اگر حکمران چور ہوں تو عوام ٹیکس نہیں دیتی۔ اللہ، الحق ہے کہ اس نے اسی شخص کے ٹائم پر ٹیکس وصولی کی کمی سے یہ ثابت کر دیا کہ دوسروں کو چور چور کہنے والے دراصل خود چور ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! اس بجٹ میں 22 فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ میں repeat کرتی چلوں کہ بائیس فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ یہ بات یاد کریں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس ممبر نے بات کرنی ہے وہ باہر لابی میں جا کر بات کریں۔ پلیز! No cross talk, I will take strict action now. یہاں آپ پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں کوئی سکول میں نہیں بیٹھے ہوئے۔ جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! بجٹ میں 22 فیصد حصہ قرضوں کا ہے۔ اس شخص کی بات یاد آتی ہے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ "میں قرضے نہیں لوں گا میں خودکشی کر لوں گا۔" ہم یہ تو نہیں کہتے کہ آپ خودکشی کریں but at least عوام کے سامنے معافی تو مانگیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! FAO کی repeated warning کے باوجود ٹڈی دل پر سپرے نہیں کیا گیا بلکہ صوبائی حکومت نے ٹڈی دل کی ایسے پرورش کی اور اس کی تعداد میں ایسے اضافہ کیا جیسے وسیم اکرم پلس اپنی کابینہ میں وزیروں اور مشیروں کا کرتا ہے۔ یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ زراعت کو زیادہ نقصان کس سے ہوا، ٹڈی دل سے یا وزیروں اور مشیروں کے لشکر سے؟

جناب سپیکر! WHO کی recommendations کو ایک طرف کر کے smartlock down, handsome lockdown, selective lockdown جیسی confusing policies بنائی گئیں۔ یہاں تک کہ کل ہماری وزیر زرتاج گل صاحبہ نے بھی جناب عمران خان کے نقش قدم پر چل کر عوام کو مزید confuse کیا۔ اس جماعت کے جعلی Aristotle کی باتیں سن کر یہ لگتا ہے کہ یہ حکومت عوام کو کورونا سے مار کر کوئی ورلڈ کپ جیتنا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب wind up کر لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرے معزز وزیر خزانہ نے پچھلے سال بجٹ میں کہا تھا کہ 9 نئے ہسپتال بنیں گے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت ہسپتالوں میں کورونا مریضوں کے لئے بیڈ کم ہو گئے ہیں تو ہمیں بتا دیں کہ وہ 9 ہسپتال کہاں ہیں؟ ایک شخص لہک لہک کر کہتا تھا

"سستی روٹی مہنگی جان، بنے گا نیا پاکستان" جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آج روٹی مہنگی، آٹا مہنگا، بجلی مہنگی، چینی مہنگی۔ "سستی ہے تو صرف انسانی جان، بن گیا نیا پاکستان" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں عوام کا یہ مطالبہ اس ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

یہ تو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے میعادِ ستم
جُز حریفانِ ستم کس کو پکارا جائے
وقت نے ایک ہی نکتہ تو کیا ہے تعلیم
حاکمِ وقت کو مسند سے اتارا جائے

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ مومنہ وحید!

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے اظہار خیال کرنے کا موقع دیا لیکن ایسے وقت پر موقع دیا جبکہ ہمارے اپوزیشن کے دوست اس عوام دوست بجٹ کو لے کر، ٹیکس فری بجٹ کو لے کر اس قدر خوبصورتی سے لفاظی کر رہے ہیں، اس کو اس قدر سیاست کا رنگ دے رہے ہیں کہ لگتا ہے کہ انہیں صوبے کی عوام کے فلاحی کام منظور نہیں ہیں۔

اقبال یہاں نام نہ لے علم خودی کا
موزُوں نہیں مکتب کے لئے ایسے مقالات
بہتر ہے کہ بے چارے مموّلوں کی نظر سے
پوشیدہ رہیں باز کے احوال و مقامات

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ جناب عثمان خان بزدار، وزیر خزانہ مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ اس قدر نامساعد حالات میں جب COVID-19 نے بھی حملہ کر دیا جس نے پوری دُنیا کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا، اس قدر شاندار ٹیکس فری عوام دوست بجٹ پیش کیا۔ اس پر یہ بلاشبہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سیاست ہوتی رہتی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ کورونا آیا اور وہ ہمارے ہاں سیاست کی نذر ہو گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہی تھی کہ اس ہاؤس کے اندر سیاسی جماعتیں نہیں بلکہ پاکستانی موجود ہیں، پاکستان کی نمائندگی موجود ہے، ہم سب اس issue کو لے کر ایک ہو جائیں گے اور ہم کورونا کا مقابلہ کریں گے لیکن کورونا کے ساتھ کیا ہوا؟ یہ کورونا پر سیاست کرتے رہے اور حکومتی اقدامات پر بُری طرح سے طنز کرتے رہے حالانکہ آپ جا کر دیکھیں ہسپتالوں میں بیڈز موجود ہیں، وینٹی لیٹرز موجود ہیں، ٹیسٹ کی سہولت موجود ہے اور ریکارڈ وقت کے اندر اس کے treatments ہوئے ہیں۔ لوگوں نے ریکور کیا ہے اور ہم دُنیا میں ریکوری میں دوسرے نمبر پر جا رہے ہیں۔ یہ بجٹ پر کیا بات کریں گے، یہ figures پر کیا بات کریں گے۔

جناب سپیکر! ابھی میرے بھائی احمد خان نے فرمایا کہ جو بجٹ پچھلے پانچ سالوں میں آتا رہا ہم نے صرف اس کے الفاظ بدل دیئے، پراجیکٹس کے title بدل دیئے اور ہم وہی لے کر آ گئے ہیں۔ اگر یہ وہی ہے تو پھر میرا خیال ہے کہ بلاشبہ انہوں نے اپنے گزرے ہوئے پانچ سالوں پر خود ہی لعنت بھیج دی ہے۔ انہوں نے اپنی بنائی ہوئی ایک ایک پالیسی کو خود ہی غلط کہہ دیا ہے یہ کہہ کر کہ یہ حکومت ان پراجیکٹس کے نام بدل کر انہیں continue کر کے لائی ہے جبکہ وہ ان کے پراجیکٹس تھے۔ اس کے بعد وہ اس بجٹ کو reject کر کے چلے گئے اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اپنے پرانے پانچ سالوں پر خود ہی لعنت بھیج دی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں زیادہ کیا بات کروں گی۔ یہ بجٹ اعداد و شمار کی جادوگری ہرگز نہیں ہے۔ یہ بجٹ بہت متوازن ترقی پر مبنی دستاویز ہے۔ دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے حریف کورونا وائرس جیسی جان لیوا وبا پر بھی صرف شور مچا رہے ہیں اور واویلا کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب پر سیاست کر کے اپنی سیاست کی ڈوبتی کشتی کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے، نہ صرف مختص کیا گیا بلکہ پابند کیا گیا کہ سیکرٹریٹ بنانے کی صورت میں جنوبی پنجاب کا بجٹ صرف لاہور پر نہیں لگایا جائے گا۔ صوبے کا وہ حصہ جس کو صرف 17 percen announce کر کے وہ دیا بھی نہیں جاتا تھا۔ آج وہ ترقی کے منازل طے کر رہا ہے۔ ان سے ترقی دیکھی نہیں جا رہی۔ یہ جو جس ٹیکس کی بات کر رہے ہیں جس ریونیو کی بات کر رہے ہیں کہ اس میں کمی آ گئی ہے وہ ٹیکس عوام بخوشی جمع کرا رہی ہے۔ وہ

بھتہ ہے میں ان کی غلط فہمی دور کر دوں، ان کے لیڈران کو بھتہ نہیں مل رہا۔ وہ بھتہ خور اور قبضہ مافیا ہم نے ان سب کے اوپر ایسی گرفت ڈالی ہے کہ وہ سب بے بس ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اس ایوان سے یہ استدعا ہے کہ ہمارا یہ عوام دوست بجٹ انشاءاللہ نا صرف منظور ہو گا بلکہ اپوزیشن کے شور و غل کے باوجود اس کو بہت بھاری ووٹ دے کر منظور کرائیں گے۔ مجھے موقع دینے کے لئے بہت شکریہ۔ میں نے figures پر اس لئے بات نہیں کی کیونکہ ہمارے دوستوں نے بہت سیاست کرلی۔

جناب سپیکر! میرے اپنے یہاں حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے دوستوں نے بہت اچھی طرح سے نہ صرف اس کا دفاع کیا بلکہ پورے دلائل کے ساتھ ان کے ثبوت بھی پیش کئے۔

شکوہ ظلمت شب سے تو کہیں بہتر تھا
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین!

رانا منور حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ کروڑوں درود نبی محترم نبی آخری زماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس پر اور ان کی آل پاک اور آل اطہار پر۔

جناب سپیکر! میں آپ کو 2008 کی اسمبلی کی یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے سابقہ سپیکر رانا محمد اقبال خان اور سابقہ ڈپٹی سپیکر رانا مشہود احمد خان کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے انہوں نے اس مقدس ایوان میں نعت رسول مقبول ﷺ کا آغاز کیا اور انشاءاللہ جب تک پاکستان تا قیامت قائم رہے گا اور یہ اسمبلی رہے گی تو اس مقدس ایوان میں تلاوت کلام پاک کے بعد نعت رسول مقبول ﷺ تب تک پڑھی جاتی رہے گی انشاءاللہ اس اسمبلی کے ممبران کو بھی اور ان سپیکر اور ڈپٹی سپیکر صاحبان کو ہمیشہ اس کا reward ملتا رہے گا۔ یہ ختم نبوت کا جو بل اس اسمبلی نے پاس کیا ہے اس میں جو صحابہ کرام پر لٹریچر اور کتابوں کے ذریعے تبرہ بازی کرتے تھے اور خدانخواستہ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو آخری نبی

نہیں مانتے تھے اس اسمبلی نے جو بل پاس کیا ہے اس اسمبلی کے سپیکر، ڈپٹی سپیکر اور ایوان کے تمام ممبران کو اس کا کریڈٹ انشاء اللہ تا قیامت ملتا رہے گا۔

جناب سپیکر! آج میں اس بجٹ پر لب کشائی کرتے ہوئے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اعداد و شمار کی جو یہ جنگ چھیڑی ہے اور یہ بتایا ہے کہ پنجاب کے اس ایوان نے، اس وقت پاکستان کا بچہ بچہ یہ پکار رہا ہے کہ مہنگائی ہے اور پوچھ رہا ہے کہ نیا پاکستان کہاں ہے؟ اگر نیا پاکستان آیا ہے تو غریب کو بد سے بدحال کر دیا ہے، کسان کو بدترین صورتحال کا سامنا ہے اور اس وقت جو زراعت کے شعبہ سے لوگ منسلک ہیں تو کوئی آٹے کے لئے رو رہا ہے اور کوئی زرعی پانی کے لئے رو رہا ہے۔ کوئی بجلی کے بل کو برداشت نہیں کر پا رہا اور بازار میں کبھی چینی غائب ہے، کبھی لوگ بجلی کے لئے مفلوک الحال ہیں کبھی پٹرول نہیں مل رہا، کبھی ڈیزل نہیں مل رہا یہ پاکستان کے عوام کے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے؟ اس وقت پاکستان کا ہر فرد، سلیکٹڈ حکومت سے، سلیکٹڈ وزیراعظم اور سلیکٹڈ وزیراعلیٰ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اس وقت جو بجٹ ان ایوانوں میں چاہے وہ قومی اسمبلی کا ایوان ہو یا پنجاب اسمبلی کا ایوان ہو پاکستان کے عوام ان دونوں بجٹ کو نہیں مانتے، نہیں مانتے نہیں مانتے۔ لائف سٹائل کو دیکھیں تو بدترین صورتحال ہے، اس وقت اتنا سخت لاک ڈاؤن ہوا کہ لوگ بدحال ہوئے، لوگ مزدوری سے محروم ہوئے اور معیشت بدترین صورتحال سے دوچار ہوئی۔ آخر زمینوں نے لوگوں کو سنبھالا، کٹائی کا موسم آیا تو لوگوں کو زمینوں نے سنبھالا، بے روزگار مزدوروں کو زمینوں نے سنبھالا لیکن اس وقت آپ زمینداروں کو بدحال کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ حکومت زمینداروں کا بُرا حال کر رہی ہے اس وقت جو گندم کی قیمت ہے وہ آپ دیکھیں کہ کس بدترین صورتحال سے دوچار ہوئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! آپ wind up کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سرکاری قیمت کچھ اور ہے اور بازاری قیمت کچھ اور ہے۔ ریسرچ کے کام پر قطعاً توجہ نہیں دی جا رہی۔ اس وقت واٹر مینجمنٹ کے لئے کوئی ترتیب نہیں رکھی گئی، کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! میں سرگودھا میں پہاڑیوں کا ذکر کرتا جاؤں کہ ہر سال وہاں سے 2۔ارب روپیہ حکومت کو مل رہا ہے لیکن وہاں کی پہاڑیوں کی سڑک زیر تعمیر تھی جس کا تخمینہ ڈیڑھ ارب روپے تھا اس کے لئے کوئی پیسا نہیں رکھا۔ پورے پنجاب میں وہاں سے پیسے آرہے ہیں خرچ ہو رہے ہیں، ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے مٹیریل آرہا ہے لیکن جو اہم سڑک 58 بیر ئیل سے سلاں والی 119 موڑ پل گیارہ وہاں کے مزدوروں کی خوشحالی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی۔ وہاں کسانوں کی خوشحالی کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! بہت شکریہ

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اپنی speech کو wind up کر رہا ہوں۔ کشمیریوں کو جو اس وقت بدترین صورتحال کا سامنا ہے ایک سال ہونے کو ہے لاک ڈاؤن ہوا ہے آپ نے دیکھا کہ جو ایوان اقتدار میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے کشمیریوں کے ساتھ اور خارجہ پالیسی کے ساتھ کتنی بددیانتی کی ہے، اس وقت پوری امت مسلمہ، پورا پاکستان اور کشمیری ان کی حالت زار پر ماتم کر رہے ہیں اور یہ کشمیریوں کا جو سوگ ہے اس حکومت پر پڑے گا اور ان کی بدترین پالیسی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا منور حسین! شکریہ۔ جی، محترمہ عائشہ نواز!

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ برائے سال 21-2020 پر بحث کا موقع دیا۔ سب سے پہلے تو میں یہ مناسب سمجھتی ہوں کہ اس عالمی وبا کے موقع پر سپیکر اسمبلی اور سپیکر سیکرٹریٹ نے جو فیصلہ کیا کہ فلیٹیز ہوٹل کے اندر یہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ جس وقت ہم سب کو اپنی صحت کی فکر ہے اس پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ وقت یہ ماحول اور یہ ہنگامی انتظامات ہمیں کینہ پرور نے تنگ ذہن کے خود پسند انسان جو کہ دس سال اس صوبے پر مسلط رہا اس کا کردار بھی یاد دلاتا ہے جس نے اپنی جھوٹی انا کو تسکین پہنچانے کے لئے اسمبلی کی عمارت کو دس سال سے بننے نہیں دیا۔ اسمبلی کی عمارت تو نہ بنی پر ان کے داماد کی زیر تعمیر عمارت میں سرکاری کمپنی کا دفتر ضرور کھل گیا اور سالوں کا ایڈوانس کرایہ بھی مل گیا۔ یہ سب اس لئے ہوا کہ یہ تنگ نظر اعلیٰ یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ایک ایسی اسمبلی جس پر تختی کسی اور کی لگی ہو اس کے اندر بیٹھیں۔ اس حکومت نے پروڈکشن آرڈر کا جو decision لیا۔

اسی کی وجہ سے کچھ دن پہلے اپوزیشن لیڈر یہاں آکر ہمیں بجٹ لیکچر دے کر گئے ہیں۔ اُنہیں شاید ہمیں لیکچر اس چیز پر دینا چاہئے تھا کہ بجٹ میں سے پیسے چوری کس طریقے سے کئے جاتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے جس انداز میں بجٹ میں سے پیسے چوری کرنے کے طریقے نکالے ہیں اُس کی وجہ سے پنجاب میں اُن کو ٹی ٹی ماسٹر کے نام سے بھی جانا جاتا ہے جو کہ اس ایوان کے لئے ایک انتہائی شرمناک بات ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ انگریزوں کے دور میں بستہ "ب" کے بدمعاشوں کی لسٹ ہر تھانے کے باہر چسپاں ہوتی تھی، آج شریف خاندان کی لسٹ ہوتی ہے، میاں محمد شہباز شریف، جناب محمد حمزہ شہباز شریف، جناب سلمان شہباز، بیگمات اور داماد کی لسٹ ہر تھانے، نیب کے دفتر اور انٹی کرپشن کے دفتر کے باہر لگی ہوئی ہے کیونکہ ہر کرپشن میں یہ خاندان مطلوب ہے۔ ہماری حکومت نے دانش سکول جیسا غیر دانشمندانہ فیصلہ تو نہ کیا، ہم پورے صوبے کے تعلیمی نظام میں بہتری لا رہے ہیں، ہم قصبوں، گاؤں کے سکولوں کے حالات بہتر کر رہے ہیں تاکہ ہر بچہ دانش مند ہو جائے اور ان ٹھگوں کے چکر میں دوبارہ نہ آئے، سچی بات تو یہ ہے کہ اس ٹولے کا اصل احتساب سستی روٹی، سستا Food Stamp Scheme, Ujala Scheme, Laptop Scheme, تندور، اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس اور 56 companies کے اوپر ہونی چاہئے۔ ہاں ابھی کچھ دن پہلے ہی اپوزیشن پارٹی کے ایک لیڈر نے کہا کہ وہ اپنے گھر اور اپنی بیگمات کا خرچہ اپنے ڈیری فارم سے چلاتے ہیں جس کے اندر آٹھ بھینسیں ہیں۔ ہم تو ایسے ہی اُن کو خادم اعلیٰ سمجھتے رہے وہ تو اصل میں گوالے نکلے، ہمیں بھی وہ طریقہ سمجھا دیں جس سے بھینسیں اتنا دودھ دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاکستان پیپلز پارٹی کے دوستوں کو شاید یہ بات یاد ہو کہ سلمان تاثیر (مرحوم) یہ کہا کرتے تھے کہ یہ دونوں بھائی کاغذات میں جس طرح غریب بن کر نظر آتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سستی روٹی کا ان سے زیادہ مستحق اور کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جیسے کہ میں نے کہا ہماری ترجیحات مختلف ہیں اس لئے ہماری حکومت پنجاب میں زراعت کے لئے نہروں کی lining کے منصوبے لے کر آ رہی ہے۔ ہمارا زور کھیت تا منڈی سڑکوں کے اوپر ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ایسے بھی نہیں کہ بڑے شہر نظر انداز ہو رہے ہیں فیصل آباد میں industrial zone کا قیام، لاہور رنگ روڈ کا جنوبی حصہ، لیہ ایکسپریس وے، ہمارے ترجیحی منصوبہ جات میں شامل ہیں فرق صرف یہ ہے کہ سب کو بانٹ کر حق کے مطابق دیا جارہاہے اور ان کو تو یہ مایوس کن بجٹ لگا ہو گا، یہ ضرور محسوس کریں گے کہ یہ مایوس کن بجٹ ہے کیونکہ ان کے کمیشن بند ہو گئے ہیں، ان کی فرعونیت بند ہو گئی ہے، جناب عمران خان نے چھوٹے بڑے فرعونوں کو بلوں میں چھپنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اب جب ان سے جواب مانگا جاتا ہے کہ ایک پراپرٹی ڈیلر میاں محمد شہباز شریف کے اکاؤنٹ میں پیسے کیوں جمع کرواتا ہے اور سارے پلازوں کے مالکان جناب محمد حمزہ شہباز شریف سے کیوں رابطہ کرتے ہیں تو یہ بُرا مان لیتے ہیں۔

جناب سپیکر !اس مافیا کے چنگل سے آزاد کرنے کے لئے ہی تھل یونیورسٹی، غازی یونیورسٹی جیسے ادارے بنائے جارہے ہیں تاکہ ہمارے بچے ان سے محفوظ رہ سکیں اسی لئے کسانوں کو بلاسود قرضے دینے کے اعلان کئے جارہے ہیں اور نہریں بن رہی ہیں تاکہ ہم عوام خوشحال ہوں۔ جو احساس محرومی کا احساس سازش کے تحت لوگوں کے ذہنوں میں بسا دیا گیا ہے اس سے نجات حاصل کر سکیں۔ انشاءاللہ ترقی کا یہ سفر وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی قیادت میں جاری وساری رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کریں۔

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر !انشاءاللہ پنجاب کے تمام شہروں، قصبوں اور گاؤں یکساں ترقی کریں گے اور ساتھ ہی ساتھ کمیشن ٹولے کو یہ سبق سیکھائیں گے کہ کمیشن کھانے کی سزا مل کر رہے گی اور یہ ہر صورت محنت کر کے روٹی کمائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، جناب محمد کاشف!

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ بحث سُن رہا ہوں جب سے اس بحث کا آغاز ہوا ہے۔ کچھ نہ کچھ نالج اور بجٹ کے اعدادوشمار اور معاشی حالات کا اتفاق مجھے بھی ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے بہت افسوس ہوا جیسے ابھی میری محترمہ بہن نے ذاتی فقرے کسے، پرسنل لیول کی بات کی، مجھے کہیں پر بھی صوبے کے بجٹ کی discussion بالکل محسوس ہی نہیں ہو رہی۔ جب سے یہ

بجٹ کی بحث شروع ہوئی ہے۔ صرف ذاتی تنقید کے علاوہ، جملے بازی، فقرے بازی، حکومتی بنچز سے آرہی ہیں اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے۔ خیر میں چند ایک گزارشات کرتا ہوں گزارش کیا کرنی ہے میں تو صرف محض ایک مایوسی۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میرا مائیک ان کو دے دیں ان کو یہ تہذیب نہیں ہے کہ جب کوئی بات کر رہا ہو اُس کے درمیان نہیں بولتے، یہ میری بہن مائیک لے لیں یہ بات کر لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk تمام معزز ممبران اپنی باری میں بات کریں۔ جی، جناب محمد کاشف!

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! زندگی میں کوئی بھی initiative آپ نے لینا ہو، خواہ وہ حکومت چلانے کا ہی کیوں نہ ہو، لائف کے decisions ہوں، بہت زیادہ depend کرتا ہے کہ آپ کی approach کیا ہے، آپ کی بنیادی thinking کیا ہے؟ آپ پھر اُس کے مطابق initiative لیتے ہیں اور اپنی success story کا قیام کر لیتے ہیں یا failure کا 2013 میں، میں اُس زمانے کی اتنی لمبی چوڑی بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ actions speak louder than words جب ہماری حکومت کا 2013 میں قیام ہوا تو electricity کا crisis بھی تھا، economic crisis بھی تھا، دہشتگردی اپنی انتہا پر تھی اور ڈویلپمنٹ تو بالکل نظر بھی نہیں آتی تھی لیکن جب approach صحیح ہو تو پھر سب کچھ ہو جاتا ہے جیسے کہ ایک شاعر نے اس ساری بات کو ایسے سمیٹا کہ:

کشتی چلانے والوں نے جب ہار کر دی پتوار ہمیں
لہر لہر طوفان ملے اور موج موج منجدھار ہمیں
پھر بھی دکھایا ہے ہم نے
اور پھر بھی دکھا دیں گے یہ ہم
ان حالات میں آتا ہے دریا پار کرنا ہمیں

جناب سپیکر! ہم نے اُن حالات کو سمجھا اُن پر کام کیا اور اعداد و شمار اس چیز کی گواہی دیتے ہیں کہ پانچ سال کے بعد یہ جتنے crisis کا میں نے ذکر کیا اُن سب میں بہت بہتری آئی، پاکستان اور پنجاب ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا اور جیسے میں نے بولا کہ یہ اعداد شمار آپ کو خود بتا دیں گے۔ میرے چیخ چیخ کر بولنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اب جب ہم حالیہ حکومت کی بات کرتے ہیں تو مجھے کہیں پر کوئی clarity، کوئی وژن نظر نہیں آرہا، مجھے ابھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے ان کی approach صرف دو ہی ہیں number one blame game فلاں نے یہ کیا تھا، اُس وجہ سے یہ ہو گیا، فلاں نے یہ کیا تھا تو یہ ہو گیا۔ آج دو سال گزرنے کے بعد بھی ہر چیز کا blame کہ جب سے پاکستان کا قیام ہوا ہے اُن جماعتوں اور اُن حکومتوں کے اوپر سوائے الزام لگانے کے کوئی یہ بات یہ کیوں نہیں کرتا کہ پچھلے دو سالوں کے اندر ہم نے کیا improvements کیں۔ وہ بہت بُرا دور تھا لیکن اب کیا ہے تو لہٰذا یہ ایک blame game ہے بلکہ میں تو اس کو shame game کہوں گا کہ صرف جھوٹ جھوٹ اور جھوٹ۔

جناب سپیکر! جب یہ بحث کا آغاز ہوا تو ایک وزیر خاص صاحب نے چیخ چیخ کر کہا، میں حیران ہو گیا جب انہوں نے 5.6 فیصد گروتھ ریٹ کا بھی مذاق اُڑا دیا، آج مائنس 0.3 فیصد کے ساتھ میں comparison کیا کروں جو پاکستان پی ایم ایل (ن) نے جو گروتھ ریٹ 5.6 فیصد دیا تھا اُس کو بھی ٹھکرا کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

جناب سپیکر! آج کس کو نہیں پتا کہ اُس وقت inflation کتنی کم تھی اور آج کتنی زیادہ ہے؟ آجا کر budget deficits کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں جاننا چاہتا ہوں یہاں پر بیٹھے کتنے لوگ deficit کو سمجھتے ہیں؟ ہمارے جیسے ملک deficit ڈویلپمنٹ کرتے ہیں صرف deficit control کس طرح کیا جاتا ہے وہ بھی important ہوتا ہے اس کے علاوہ مجھے بتا دیں کہ معیشت کے ساتھ جو کچھ آج تک ہوا ہے میرے خیال میں ہسٹری کے اندر معیشت کو اتنی تباہی نہیں ہوئی ہو گی جو ابھی دو سال میں ہوئی ہے۔ میں صرف آپ کا ایک آدھا منٹ اور لینا چاہتا ہوں صرف موٹی موٹی سی دو چار باتیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، wind up کر لیں۔ آپ کے پاس thirty seconds ہیں۔

جناب محمد کاشف: جناب سپیکر! ٹھیک۔Subsidy is an economic tool، سبسڈی ہر گورنمنٹ دیتی ہے۔ وہ سبسڈی جیسے ابھی وہ چینی چور، فلاں چور، یہ چور، وہ چور آپ نے دیکھنا ہے کہ چوری کب ہوئی؟ ہاں پچھلی حکومت میں سبسڈی تھی سبسڈی عوام کو ریلیف دینے کے لئے ملتی ہے اس لئے اُس وقت چینی کی قیمت -/45روپے تھی۔ آج جب آپ سبسڈی دے رہے ہیں تو چینی کی قیمت -/85یا -/95روپے کلو ہے تو مجھے بتائیں کہ چینی چوری اُس وقت ہوئی تھی یا اب ہو رہی ہے؟ محض سبسڈی دینا کوئی چوری نہیں ہے اس کا کوئی بھی beneficiary ہو سکتا ہے لیکن ultimately آپ نے دیکھنا یہ ہے کہ کیا عوام کو ریلیف ملا ہے یا نہیں؟ آپ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ چینی کی چوری اُس وقت ہو رہی تھی جب چینی کی قیمت سبسڈی کے ساتھ -/45روپے کلو تھی یا آج اس سے زیادہ سبسڈی کے ساتھ -/85روپے کلو ہے تو لہٰذا یہ جھوٹ بولنا اب چھوڑ دیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے وزیر خاص صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہم نے اتنے فیصد بجٹ بڑھا دیا۔ میری بات لکھ لیں اور میں چیلنج کرتا ہوں کہ 18-2017 میں بھی جو ہمارا ڈویلپمنٹ بجٹ تھا اور جو ہم نے ہیلتھ اور ایجوکیشن سیکٹر میں allocations دیں تو آج دو سال بعد بھی ان سیکٹرز میں اتنا پیسا نہیں دیا گیا تو پھر کیا انہوں نے پیسوں کے بغیر ہی growth کر لینی ہے؟ ہماری economy نیچے کی طرف جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب محمد کاشف! جی، اب جناب احمد خان بات کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے ٹائم دیا کیونکہ میں نے request کی تھی کہ مجھے جلدی ٹائم دے دیں۔ میں کسی اور حوالے سے بات کرنے کے لئے تیاری کر کے آیا تھا لیکن یہاں پر جو باتیں کی جا رہی ہیں تو میں اس حوالے سے آپ کی اور اس پورے ہاؤس کی خدمت میں دو تین گزارشات کروں گا۔ ہم نے تقریباً 2200۔ارب روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سے اپنے ایک دو اپوزیشن کے ممبران کی speeches سنی ہیں اس میں Divisible Pool پر کافی زور دیا گیا ہے کہ کیا آپ کو 1438- ارب روپے وفاقی حکومت سے ملیں گے، کیا آپ اس چیز کی گارنٹی دیتے ہیں کہ وہاں سے جو آپ کو رقم ملنی ہے، کیا وہ correct ملے گی؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کیونکہ اس وقت ماحول اس قسم کا ہے کہ particularly budget کے اعداد و شمار پر بات نہیں ہو رہی، اس وقت ہم جہاں پر کھڑے ہیں کہ ایک آفت جو کہ پوری دنیا میں آئی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا پیچھے کی طرف جاؤں گا 2008 سے اگر ہم 2018 تک دیکھیں تو پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پاس absolute majority رہی ہے۔ اپوزیشن بنچز کی طرف سے ایسی speeches ہوئیں جس میں وہ سب بیٹھ کر رونا رو رہے تھے کہ ہمارے پاس بیڈز اور وینٹی لیٹرز نہیں ہیں تو میرا خیال یہ تھا کہ بہتر ہوتا کہ آج ہم سب مل کر کوئی ایسا لائحہ عمل بناتے کہ پچھلے دس سالوں میں جو انہوں نے کمیاں اور کوتاہیاں کی ہیں کہ صحت کے معاملے میں وہ قدم نہیں اٹھا سکے اس پر کوئی initiative لیتے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر تھوڑی سی clarification ضرور کروں گا کہ 1300- ارب روپے ہمیں ongoing scheme کی مد میں ملے ہیں تو پچھلی گورنمنٹ کی ongoing schemes جو ہمارے کھاتے میں آئی ہیں وہ 1300- ارب روپے کی ہی ہیں۔

جناب سپیکر! آخری مسلم لیگ (ن) کا جو ڈویلپمنٹ بجٹ تھا وہ 635- ارب روپے کا تھا تو اب میرے تمام بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ ذرا چیک کر لیں کہ کیا انہوں نے وہ 635- ارب روپے کا ڈویلپمنٹ بجٹ خرچ کیا ہے تو اس کا جواب ہے کہ قطعاً خرچ نہیں کیا۔ اس میں یہ ہوتا تھا کہ پیسے رکھ دیئے جاتے ہیں کیونکہ میں نے پچھلے پانچ سال اپوزیشن میں گزارے ہیں تو مجھے پتا ہے کہ block allocation میں پیسے ہوتے تھے اور announce ہو جاتے تھے جیسا کہ آپ کے جنوبی پنجاب کے بھی announce ہو جاتے تھے اور مختلف categories میں announce ہو جاتے تھے لیکن وہ پیسے نکال کر اورنج لائن ٹرین اور مخصوص arears میں headhunting کر کے لگائے جاتے تھے۔

جناب سپیکر! میں اپنے بھائیوں کو یہ چیلنج کررہا ہوں کہ یہ میرے لئے قابل احترام ہیں اور میں ان کو عزت واحترام کے ساتھ چیلنج کررہا ہوں آپ یہ کہتے ہیں کہ اب پنجاب کی حالت بہت بُری ہے تو گزارش یہ ہے کہ پنجاب مفروضوں پر قائم نہیں ہے۔ آپ نے جو کام شروع کئے اگر آپ ان کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے اور ہر کام راستے میں ادھورانہ چھوڑتے اور بنیادی طور پر صحت و تعلیم پر توجہ دیتے تو آج ہم بیڈز اور وینٹی لیٹرز کو نہ رورہے ہوتے۔ اِس وقت حالت یہ ہوتی کہ آپ ہمیں کہتے کہ ہمارے بنائے ہوئے ہسپتالوں میں آپ کے پاس اتنے بیڈز فری ہیں اور آپ کے فلاں ڈسٹرکٹ میں اتنے بیڈز فری ہیں۔ ہم نے اربن اور رورل میں اتنی زیادہ تفریق کردی۔

جناب سپیکر! اگر میں ہیلتھ کی بات کروں تو ہمارے پاس پورے پنجاب میں ایک چلڈرن ہسپتال ہے تو کیا دس سالوں میں ایک اور چلڈرن ہسپتال نہیں بن سکتا تھا؟ اس وقت جو الفاظ اور اعدادوشمار کا گورکھ دھندہ چل رہا ہے موجودہ حالات میں، میں یہ نہیں کہوں گا کہ یہ بجٹ کوئی آسمانی صحیفہ ہے اور اس پر من وعن عمل ہوگا لیکن موجودہ حالات میں اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہوسکتا تھا۔ میری اپنی بھی کئی خواہشات تھیں کہ وہ اس موجودہ بجٹ میں پوری ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ میری اپنی خواہشات بھی پوری نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک دوسرے کی لیڈرشپ کو برا کہنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے اگر ہم اس موقع پر اکٹھے بیٹھ کر یہ اپنی غلطیوں کو مانیں اور کوئی حل نکالیں تو بہتر ہوگا لہٰذا پچاس سالہ غلطیوں کا ہم سے دو سالوں میں conclusion نہ مانگیں۔ یہ اپنی غلطیوں کو مانیں اور ہمارے ساتھ بیٹھیں۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ کو اتنا عرض کروں گا کہ جنوری میں ہمارا پہلا کورونا کا کیس آیا ہے اور آج دن تک یہ ہمارے معزز ممبران کے پاس 40،35 سالہ تجربہ کار ٹیمیں ہیں یہ 4،4 اور 5،5 مرتبہ ممبر رہ چکے ہیں تو کیا کبھی انہوں نے اس حوالے سے کوئی مثبت تجاویز دی ہیں؟

جناب سپیکر! میں ان سے اتنی request کروں گا کہ اپنی اپنی لیڈرشپ کو اور ان تمام چیزوں کو ایک طرف رکھ کر اپنے آپ کو مفروضوں پر قائم نہ کریں۔ این ایف سی ایوارڈ سے ہمیشہ پیسے آتے ہیں اس میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے ہم نے جو 337۔ ارب روپے ADP میں رکھے ہیں وہ

genuine لگیں گے اس میں ایسا نہیں ہو گا کہ ہم کاغذوں میں اس کی خانہ پُری کر کے ایک مخصوص علاقے پر آ کر لگادیں گے۔

جناب سپیکر! پچھلی مرتبہ ادھر اورنج لائن ٹرین کے بڑے رولے پڑے رہے ہیں وہ آپ کے اور میرے علاقے جو رُورل پنجاب اور remote area تھے تو ان کے لئے ہمیں فنڈز نہیں دیئے گئے بلکہ اسی رقم سے ادھر اورنج لائن ٹرین بنتی رہی ہے۔ ہمیں لاہور سے کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن اس وقت میرے دوسری طرف سے ایک معزز ممبر بات کر رہے تھے اور میں سن رہا تھا کہ کیا بنا ہے تو جو 9 مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال ہیں ان پر کام ہو رہا ہے اور اس وقت رُورل پنجاب میں بنیادی طور پر کام ہو رہا ہے؟ میں ایک کسان ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں پہلی مرتبہ ایک بات کر رہا ہوں کہ پچھلی مرتبہ مجھے -/900 روپے من گندم بیچنی پڑی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان! آپ اپنی speech wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احمد خان! نہیں، پہلے ہی دس منٹ ہو چکے ہیں لہٰذا ایک منٹ میں بات مکمل کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ میں کہہ رہا تھا کہ مجھے پہلی مرتبہ گندم کی پوری قیمت ملی ہے تو یہ ضروری نہیں کہ ہر چیز ہی perfect ہو لیکن ان کے پاس پچھلے دس سال absolute majority رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمیں جو انہوں نے 1300۔ارب روپے کا ongoing scheme تحفہ دیا ہے تو آج بھی ہمیں یہ پتا ہے کہ ہم نے ہی ان schemes کو پورا کرنا ہے اور وہ ہم پوری کر رہے ہیں لہٰذا اس بجٹ کا ایک بڑا حصہ ongoing scheme پر خرچ کیا جا رہا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم مل بیٹھ کر اس وبا کا مقابلہ کرتے۔ ہم ایک دوسرے کی لیڈر شپ کو جتنا بُرا بھلا کہتے رہیں گے اس میں سے کچھ بھی نہیں نکلنا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں پورے ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ اس وقت پوری دنیا اور خاص طور پر پاکستان بھی اس وبا کا شکار ہے تو ہمیں اس کا مل کر مقابلہ کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب ملک صہیب احمد ملک! آپ اپنی بات کریں۔

جناب صہیب احمد ملک: شروع اللہ پاک کے نام سے جو کہ نہایت رحم کرنے والا ہے۔ جناب سپیکر! مجھے آپ کی توجہ چاہئے۔

سب کچھ آج بتایا جائے تو اچھا رہے گا
اب کچھ نہ چھپایا جائے تو اچھا رہے گا
غالب عدالت سجی ہے ان کے محلے میں
کوئی گلہ نہیں گواہ سپیکر صاحب آپ ہیں
سچ بولا جائے تو اچھا رہے گا

جناب سپیکر! جب میں نے بجٹ کے ADP کے بارے میں پڑھنا شروع کیا تو مجھے 126 دن کا دھرنا یاد آیا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین سردار محمد اویس دریشک کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، صہیب احمد ملک! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! واہ تبدیلی لائے گا نااہل کپتان۔ ایک کروڑ نوکریاں، پچاس لاکھ گھر اور ڈالروں کی بارش ہوگی۔ حزب اقتدار کے حضرات مہربانی کر کے دیکھ لیں شاید ان کے صوفوں کے نیچے ڈالرز نہ پڑے ہوں کیونکہ عوام تو بھوکی ہوگئی ہے۔ جناب عمران خان نے کہا کہ سمندر سے گیس کے ذخائر نکلیں گے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی آئی ایم ایف کے پاس گیا تو وہ چور ہوگا، اگر بجلی مہنگی ہوگی تو سمجھ لینا کہ حکمران چور ہیں اور اگر آپ کے کپتان یعنی جناب عمران خان نے ایسا کیا تو مجھے چوک میں لٹکا دینا۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ بیرون ملک سے لوگ پاکستان میں نوکریاں کرنے کے لئے آئیں گے۔ سو دنوں کا ایسا پلان ہو گا کہ وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، وزیر اور مشیر صاحبان سائیکلوں پر آئیں گے۔

جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے دروازہ کھلوا دِتّا جاوے۔ ہم وہ سائیکلیں دیکھ سکیں۔ اس ایوان کو وہ سائیکلیں دکھائیں جس پر وزیر اور مشیر آ رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں وسیم اکرم پلس صاحب introduce ہو گئے۔ وسیم اکرم نے inswing کروانی تھی لیکن انہوں نے outswing کروا دی اور اس کے بعد انہوں نے no ball کروا دی جس کے نتیجے میں فرنٹ پر چھکا لگ گیا۔ واہ وسیم اکرم پلس واہ۔ مشیروں کی ٹیم آ گئی اور نیا پاکستان بن گیا جس میں ٹماٹر غائب ہو گئے، چینی اور آٹا چور میدان میں آ گئے۔ ہسپتالوں میں بیڈز غائب ہو گئے اور پٹرول سستا ہونے کے باوجود ناپید ہو گیا۔ اسی طرح ہسپتالوں سے ادویات غائب ہو گئیں۔ ہسپتال میں پہلے پانچ روپے کی پرچی بنتی تھا لیکن اب وہی پرچی پچاس روپے میں بنتی ہے۔ "غریب مرے تے کتھے مرے"

جناب سپیکر! ہمارے پُرانے پاکستان میں لوگ ایک دوسرے کے گلے تو مل رہے تھے لیکن اب وہ بھی نہیں رہا۔ انہوں نے سرکاری ملازمین کو طرح طرح کے خواب دکھائے لیکن عملی طور پر ان کے لئے کچھ بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! میری اسمبلی کے بے چارے ڈور کیپر، چوکیدار، سینٹری ورکرز پورا سال انتظار کرتے رہے کہ اب بجٹ کے موقعے پر ہماری تنخواہیں بڑھائی جائیں گی۔ میں اس بات کو سمجھتا ہوں کہ خصوصی حالات اور مسائل کی وجہ سے معاملات کو خصوصی طور پر manage کرنا پڑتا ہے۔ اوہ بھائی! ان ملازمین کی تنخواہیں کم از کم دس فیصد ہی بڑھا دیتے تو تمھیں کسی کی دُعا مل جاتی۔

جناب سپیکر! بجٹ کی کتاب کے اُوپر انہیں یہ لکھ دینا چاہئے تھا کہ "باتیں کروڑوں کی اور ان کی دُکان پکوڑوں کی" (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ باتیں تو کروڑوں کی کرتے ہیں کہ ہم نئے پاکستان میں یہ یہ کر دیں گے اور ہر چیز کو اُڑا دیں گے۔ اوہ تہاڈے کولوں تے پکوڑے تلن نئیں ہوندے پے تے تُساں کہڑا نواں پاکستان بناونا اے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں ہیلتھ، معیشت اور ایجوکیشن کے حوالے سے بات کروں گا۔ سب سے پہلے شعبہ صحت کے حوالے سے عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ COVID-19 کی وبا کی وجہ سے مشکل وقت ہے۔ ہمارے سب بہن بھائی اس چیز کو understand کرتے ہیں لیکن ہم mismanagement نہیں کرتے۔ ہم پہلے چیزوں کو دیکھتے ہیں، لکھتے ہیں، پرکھتے ہیں اور پھر فیصلہ کرتے ہیں۔ ٹیلیویژن پر confused کپتان صاحب آ کر کہتے ہیں کہ میرے پاکستانیوں! گھبرانا نہیں کیونکہ قبر میں سکون ہے۔ جناب! تہاڈی اجازت ہووے تے اسیں سرگودھے آلے تھوڑے جئے گھبر اجایئے۔ باقیاں دا تے پتا نئیں اے۔

جناب چیئرمین! میرا آپ سے سوال ہے کہ اگر تہاڈی اجازت ہووے تے اسیں تھوڑے جئے گھبر اجایئے، ساڈے نال تسیں کی کرن لگے او؟

جناب سپیکر! ابھی میرے بڑے بھائی نے کہا ہے کہ آپ لوگ صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔ اوہ بھائی صاحب! ذرا اپنا ADP کھول کر دیکھو۔ سرگودھے والیاں دے پلے کی اے؟ سرگودھا سے تعلق رکھنے والے چار ممبر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن پرانی ongoing سکیموں کے لئے آپ کی حکومت نے صرف پانچ پانچ لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔ تہاڈے پلے کی رہ جانا اے؟ جب اگلی دفعہ آپ نے الیکشن کے لئے عوام کے پاس جانا ہے تو آپ کی چھترول ہی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! آپ wind up کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔ اب میں پڑھا لکھا پنجاب کے حوالے سے بات کروں گا۔ ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں بہت زیادہ کٹوتی کر لی گئی ہے۔ بھائی! بھیک نہیں مانگنی۔ اگر بھیک مانگیں گے تو کپتان کو لٹکانا پڑے گا۔

جناب سپیکر! آپ کی حکومت نے یونیورسٹیاں کس کے رحم و کرم پر چھوڑ دی ہیں؟ اب یونیورسٹیاں بھی بھیک مانگیں گی۔ اوہ یار! تسیں بچیاں نال کی کرن لگے او۔ اگر اساں بھیک ای منگنی اے تے یونیورسٹیاں بند کر دیو۔ ہم باہر سے بھیک مانگ کر پڑھ لیں گے۔

جناب سپیکر! اب میں ترقیاتی بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا۔ پچھلے سال350 ملین روپے دیئے گئے تھے لیکن وہ خرچ نہیں ہو سکے۔ مجھے آپ 100۔ارب روپے دیں تو میں آٹھ مہینے میں یہ 100۔ارب روپے اپنے حلقے کی ترقیاتی سکیموں پر رقم خرچ کر کے دکھا دوں گا۔ یہ نالائق حکمران ہیں اور ان سے کچھ نہیں ہونا۔ انہوں نے تو خوشحال پاکستان اور پنجاب کو کھنڈرات بنا دیا ہے۔

جناب سپیکر! جب یہ بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ سب کچھ بہت اچھا چل رہا ہے۔ ان کے کاغذوں میں سب اچھا چل رہا ہو گا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ سب اچھا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب صہیب احمد ملک! وقت ختم ہو چکا ہے۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آج میں بجٹ پر تقریر کر رہا ہوں لہٰذا آج میں نے آپ سے دو منٹ زیادہ لینے ہیں۔ اب میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ آپ، میں اور یہاں پر بیٹھے ہوئے بہت سے معزز ممبران کسان ہیں۔ حکومتی نمائندے کہتے ہیں کہ کسانوں کو گندم کا پورا ریٹ ملا ہے۔ جناب! اجے وی جٹاں دیاں ٹریکٹر تے ٹرالیاں تھانے وچ کھلیاں ہویاں نیں۔ جہیڑا بندہ باہروں گندم لے کے آندا اے اوہنوں آکھدے نیں کہ چل تھانے۔ فلانے دا حکم اے۔ یہ نااہل حکمران ہیں۔ ان میں عقل نہیں ہے اور یہ غریبوں کو ذلیل کر رہے ہیں۔ یہ غریب کسانوں کا خون چُوس رہے ہیں۔ ہم پاکستان کیeconomy کا 41 فیصد دیتے ہیں لیکن کسان موجودہ حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے مارے جا رہے ہیں۔ ٹریکٹر ٹرالیاں تھانے وچ، چاچے چاچیاں وانڈیاں وچ۔ جایئے تے جایئے کتھے؟

جناب سپیکر! میں پچھلے دو سالوں سے ضلع بھلوال کے بارے میںon the floor of the Houseبات کرتا رہا ہوں کہ ضلع بھلوال ہماری مجبوری اور حق ہے لہٰذا ہمیں ہمارا حق دیا جائے۔ سالم ایکسپریس کو مکمل نہیں کیا گیا۔ اسی طرح بھیرہ اور بھلوال کے لئے ریسکیو1122 کی سروس مہیا کی جائے۔ ہمارے علاقے میں ریسرچ لیبارٹری قائم کرنے کے لئے مجھ سے ایک مشیر نے وعدہ کیا تھا لیکن اس کے لئے موجودہ بجٹ میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔ ہم ان کے خلاف کیا کریں؟ اسی طرح سپورٹ کمپلیکس بھیرہ کے لئے بھی ہمیں فنڈز نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر!میں آخر میں اس پوری اسمبلی کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ اس اسمبلی نے ختم نبوت بل منظور کیا ہے۔میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لائق سمجھا۔ ہمارے نبی ﷺ کے اُوپر ہماری جانیں اور بچے قربان۔شاید قیامت کے روز یہ چیز ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔

جناب سپیکر!میں آپ کی وساطت سے اس نااہل حکومت کے بجٹ کو نامنظور نامنظور نامنظور کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔اب محترمہ ام البنین علی بات کریں گی۔

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر!میں بعد میں بات کروں گی۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔محترمہ زینب عمیر!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔محترمہ فردوس رعنا!

محترمہ فردوس رعنا: جناب سپیکر!شکریہ۔سب سے پہلے میں اپنے وزیر خزانہ،اپنے وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار اور وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کو مبارکباد دوں گی کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں اتنا مدلل بجٹ پیش کیا ہے۔ پاکستان کی عوام اور خصوصاً پی ٹی آئی کے لوگ ان کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ان مشکل حالات میں بھی ایک اچھا بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر!میرے اپوزیشن کے بھائی بات کرتے ہوئے بجٹ پر صرف تنقید برائے تنقید کرتے ہیں۔ جس کے سوچنے پر انسان مجبور ہو جاتا ہے کہ پچھلے 72 سالوں میں انہوں نے پاکستان کو کیا دیا اور خصوصی طور پر پچھلے دس سالوں میں پاکستان کو کیا دیا گیا ہے؟کاش!ہم نے تھوڑی بہت character building کی ہوتی۔کاش!ہم نے اپنی یونیورسٹیوں کی طرف توجہ دی ہوتی۔ کاش!ہم نے merit کو مد نظر رکھا ہوتا تو شاید آج ہمارے یہ حالات نہ ہوتے۔

جناب سپیکر!میں سمجھتی ہوں کہ موجودہ حالات کے ذمہ دار ہمارے سابقہ حکمران ہیں۔ہماری حکومت نے جو بھی چیز سستی کی ہے انہوں نے اس کو سستا کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ ان کی character building نہیں ہو سکی۔اگر موجودہ حکومت کوئی چیز سستی کرتی ہے تو وہ اس پر عملدرآمد نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ جب آپ ملک سے باہر جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے سکولوں یعنی پرائمری سکولوں اور کالجوں میں یہ تربیت دی جاتی ہے کہ ہم نے اپنے مشکل حالات پر کیسے قابو پانا ہے اور ہم نے معذروں اور بے بس لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے۔اس COVID-19 کی وجہ سے پاکستان اور پوری دنیا پر بھی مشکل حالات ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ان حالات سے پناہ مانگنی چاہئے تھی اور ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا چاہئے تھا لیکن مجھے اس چیز کا بہت افسوس ہے کہ حزب اختلاف کی میری بہنیں اور میرے بھائی سب پاکستانی ہیں لیکن وہ اس مشکل حالات کے بارے میں بالکل کچھ نہیں سوچ رہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ یہ وہ وقت ہے کہ وہ ہمارے شانہ بشانہ باہر نکلتے اور ہمارے ساتھ نکل کر کم از کم COVID-19 کے بارے میں awareness تو دیتے لیکن جب دیکھیں تنقید ہو رہی ہے، جب دیکھیں تنقید ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں خود quarantine centers میں گئی وہاں پر میں نے Overseas Pakistanis کے ساتھ counseling کی اُس کے ساتھ ساتھ اپنے hospitals کو check کیا۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت نے کوشش کی کہ اُن لوگوں کو کفالت اساس پروگرام کے تحت 8171 پر ایس ایم ایس کے ذریعے 12 ہزار روپے دیئے جائیں جو مزدور اور غریب لوگ اُس وقت مشکل میں تھے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان نے پناہ گاہیں بنائیں۔ ہمارے ہسپتالوں کے اندر جو حالات ہیں اگر پاکستان مسلم لیگ (ن) والے اچھے ہسپتال چھوڑ کر جاتے تو آج ہمیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے اور نئے ہسپتال نہ بنانے پڑتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت ہمیں پوری قوم کو کورونا کے اوپر یکجا ہو کر بہترین کام کرنا چاہئے اور میں ان کو دعوت دیتی ہوں کہ یہ آگے بڑھیں کیونکہ ہمیں نہیں پتا کہ یہ حالات کب تک چلیں گے۔ بجائے اس کے کہ ہم یہاں پر بجٹ کے اوپر باتیں کرتے رہیں ہم آگے بڑھیں اور وقت گزر جائے تو وہ مناسب نہ ہو گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ سب کو اس بہترین بجٹ پر مبارکباد دیتی ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بہترین سے بہترین وسائل پیدا کریں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کا بھی اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد!

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ، وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ،

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اس ایوان کو اور سپیکر صاحب (جناب پرویز الٰہی) کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ایوان میں ختم نبوت کا بل لا کر قادیانیت کا قلع قمع کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ گورنر صاحب نے جو پابندی لگائی کہ گریجوایشن کی ڈگری تب جاری ہوگی جب طالب علم ناظرہ قرآن پڑھ لے گا یہ بھی بڑا خوش آئند فیصلہ ہے تو میں اس پر بھی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! تاریخ ساز بجٹ ہے، انقلابی بجٹ ہے یہ باتیں ہم پچھلے چار پانچ روز سے سُن رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں۔ پچھلے دنوں یہاں پر ایک وزیر صاحب نے بڑی بڑی باتیں کیں، بجٹ کے بارے میں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کے بارے میں بڑے زور و شور سے واویلا کیا۔

جناب سپیکر! میں نے جب وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر پڑھی تو اس میں، میں نے واقعی دیکھا کہ تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پندرہ صفحات پر مشتمل یہ ایک کتابچہ دیا گیا اُس میں 44 پوائنٹس ہیں اور 42 مرتبہ جناب سپیکر، جناب سپیکر کی رَٹ لگا کر اُن صفحات کو کالا کیا گیا۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس حکومت کے پاس الفاظ بھی ختم ہو گئے ہیں کیونکہ جھوٹ بولتے ہیں اور پھر جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اب یہ تیسرا بجٹ ہے کبھی یہ کسی کو وسیم اکرم پلس کہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے اس بجٹ میں دیکھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی دُوراندیش اور قائدانہ صلاحیتیں اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عوام دوست قیادت اور جناب عثمان احمد خان بُزدار کی عمیق نگاہی لیکن میں نے جب عوام میں جا کر دیکھا، جب میں نے پنجاب میں visit کیا تو پتا چلا کہ کورونا وبا آئی تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے پورے پنجاب کا ہیلی کاپٹر پر چکر لگایا، اُنہیں عوام سے ملنے کے لئے وقت ہی نہیں ملا تو ایسے وزیر اعلیٰ کی نااہلی پر ہم اور کیا بات کر سکتے ہیں ہم خدا سے پناہ ہی مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ بھی زراعت سے وابستہ ہیں آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں زراعت ریڑھ کی ہڈی ہے۔ میرا اور آپ کا پنجاب کے زمیندار گھرانے سے تعلق ہے۔ اس پورے بجٹ میں مجھے زمیندار کے لئے کوئی ایسا منصوبہ نہیں ملا، مجھے اس میں کوئی ایسا initiative نہیں ملا کہ کھالوں میں چلنے والا نہری پانی میرے کسان کو پورا پانی اور بروقت پانی نصیب ہو جائے۔ کسی زمیندار اور کسان کو بروقت بیج مہیا ہو سکے مجھے اس پوری کتاب میں اس طرح کا کوئی initiative نہیں ملا۔ جس بجٹ میں میرے غریب کسان کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے تو میں اس پورے بجٹ کو reject کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوام دشمن بجٹ ہے۔

جناب سپیکر! میں on the floor of the House چیلنج کرتا ہوں کہ بجٹ کی اس کتاب میں جھوٹ اور پھر جھوٹ بولا گیا۔ اس کتاب میں بتایا گیا کہ 4.5 ملین ٹن تاریخی گندم خریدی گئی یہ سراسر جھوٹ ہے۔ انہوں نے 4.1 ملین ٹن گندم خریدی اور اُس کے لئے انہوں نے کسانوں کے کپڑے پھاڑے، زمینداروں پر پرچے کرائے۔ انہوں نے فلور ملز کے سفید پوش مالکان پر FIR's کرا کر اُنہیں حبس بے جا میں رکھ کر 4.1 ملین ٹن کا جو target achieve کیا ہے یہ بھی کسانوں اور زمینداروں کے مفاد پر ڈاکا مار کر کیا گیا ہے اور انہوں نے businessman کو disturb کیا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ wind up کریں کیونکہ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا ہے اور یہ آپ کے سارے ساتھی ہیں جنہوں نے بجٹ پر بات کرنی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے دو تین منٹ اور دے دیں آپ کی مہربانی ہو گی۔ ساہیوال میں ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال، ساہیوال کی جو5,440 ملین روپے کی allocation تھی جو ایک بہت بڑا منصوبہ تھا اُس کے لئے انہوں نے صرف 150 ملین روپے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقے میں کمیر شریف ہے وہاں کے ٹی ایچ کیو لیول ہسپتال کو مکمل نہیں کیا گیا، کمیر شریف میں ریسکیو1122 نہیں دی گئی، ساہیوال میں چلڈرن کمپلیس نہیں بنایا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے نہایت ہی اہم اجلاس میں بات کرنے کا موقع بخشا جو پورے سال کا اہم اجلاس ہوتا ہے۔ میں آج پورے ہاؤس کو ایک figure دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ پہلے بجٹ پیش ہوا جس پر ہم چار دن سے بحث کر رہے ہیں۔ ہم دیانتداری سے سوچیں کہ اس بحث کا کوئی حاصل یا مقصد ہے کیونکہ جو بجٹ پیش ہونا ہے اس نے پاس بھی ہو جانا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہمیں basic رولز میں تبدیلی کرنی چاہئے اور اپنی تمام debates کو بامقصد بنانا چاہئے۔ بجٹ پیش ہونے کے بعد چار دن ہم نے یہاں بحث کی اس لئے مجھے یہ debating club لگتا ہے کیونکہ جو باتیں یہاں ہوتی ہیں ان کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مقصد تب ہوتا جب ہم اس پر بحث کرتے، اس میں بہتر تجاویز آتیں اور وہ اس بجٹ میں شامل ہوتیں۔ یہ بڑا مشکل کام ہے کہ ہماری تجاویز اس میں شامل ہوں اس لئے پورے ہاؤس کے سامنے میری یہ گزارش ہے کہ ہم اس پر فکر کریں کہ ہاؤس کی جو بھی کارروائی ہو اس کو بامقصد بنائیں اور اس میں سے کچھ بہتر حاصل کرنے کے لئے رولز میں ترامیم کریں تاکہ ہاؤس کی ہر طرح کی کارروائی کا کوئی مقصد ہو، کوئی result نکلے، اس سے ہم کچھ حاصل کر سکیں اور پنجاب کی عوام کو کچھ دے سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دنیا میں بہت بڑی وبا آئی ہے لیکن ہماری دعا ہے کہ پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ اس وبا سے نجات دلائے، کورونا وائرس کی وجہ سے جو بیمار ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ صحت مند کرے اور جو وفات پا چکے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ بخش دے۔ تاریخ دان ان ایام پر پوری تاریخ لکھے گا۔ اس وبا میں جو فیصلے ہوئے یا جو کچھ بھی ہوا اُس کو مؤرخ بڑے بہتر انداز میں لکھے گا اور آنے والی generation اس کو دیکھ کر حیران ہو گی، پریشان ہو گی اور اس سے کچھ نہ کچھ حاصل بھی کرے گی۔

جناب سپیکر! میری دو تین گزارشات ہیں۔ پچھلے دنوں گندم کی خریداری پر کاشتکاروں کے ساتھ جو حشر ہوا وہ سب کے سامنے ہے۔ جس طرح کاشتکاروں کے گھروں سے گندم اٹھائی گئی اور ان کے گھروں میں فورسز کو بھیجا گیا وہ قابل رحم بات ہے۔ ٹڈی دَل کی وجہ سے جو عذاب زمیندار پر آیا وہ بھی قابل رحم ہے اور ہماری حکومت اس پر پوری کوشش کر رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کی عوام کو کورونا اور ٹڈی دَل کی وبا سے نجات دے اور محفوظ فرمائے۔

جناب سپیکر! ہمارا ADP کا بجٹ 337۔ارب روپے ہے۔ میں یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں trend بن گیا ہے کہ حکومتی بنچوں نے اپنے بجٹ کی تعریف کرنی ہے لیکن اپوزیشن والوں نے بجٹ میں سے خامیاں نکالنی ہیں چاہے نہ بھی ہوں پھر بھی نکال کر اس پر criticize کرنا ہے حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ بجٹ میں positive باتوں کی تعریف بھی کی جائے۔

جناب سپیکر! ہو سکتا ہے کہ بجٹ میں کوئی غلط بھی ہو کیونکہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے لہٰذا حکومتی بنچ بجائے اس کی تائید کریں وہ اس کی اصلاح کے لئے اپنی تجاویز دیں۔ گھنٹی بج گئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ مجھے زبان سے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن خدا کے لئے یہ گھنٹی نہ بجائیں۔ یہ گھنٹی اتنی اذیت ناک ہے کہ اس میں آدمی اپنی insult سمجھتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ گھنٹی چوکیدار اور اردلی کو بلانے کے لئے ہے۔ ہماری یہ بدقسمتی ہے کہ 13 سال سے ہماری نئی اسمبلی بلڈنگ بن رہی ہے جسے ہم مکمل نہیں کر سکے۔ پچھلے دس سال میرے دوستوں نے اس بلڈنگ کو مکمل نہیں کیا لہٰذا اس گورنمنٹ سے میری یہ استدعا ہے کہ اس بلڈنگ کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ آج ہم خانہ بدوشوں کی طرح اجلاس کر رہے ہیں اس لئے میں آپ سے یہ پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ گھنٹی نہ بجانا بلکہ آپ خود کہہ دینا تو میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر! پچھلے سال ADP کا بجٹ 350۔ارب روپے تھا جس میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پروگرام 42۔ارب کا تھا حالانکہ یہ گورنمنٹ کے پیسے نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم باہر سے لوگوں کو لائیں گے اور وہ پیسا invest کریں گے۔

جناب سپیکر! میں آج یہاں پوچھتا ہوں کیونکہ گورنمنٹ کے بنچوں پر بیٹھ کر پوچھنا میرا حق ہے۔ یہ جناب عمران خان یا جناب عثمان احمد خان بزدار کا قصور نہیں ہے کیونکہ وہ ایک پالیسی دیتے ہیں لیکن implement محکمہ جات اور وزارتوں نے کرنا ہوتا ہے لہٰذا کیا انہوں نے اپنی efficiency دکھائی ہے؟ ان 42۔ارب روپوں میں سے یہ کتنے پیسے لائے اور پرائیویٹ لوگوں کو invest کروایا حالانکہ ایک روپے کی بھی انوسٹمنٹ نہیں آئی۔ اس دفعہ اس ADP میں 25۔ارب روپے PPP پروگرام کے لئے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! جب پچھلی دفعہ 42۔ارب میں سے ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کر سکے یا پرائیویٹ پبلک سیکٹر کو convince نہیں کر سکے تو اس دفعہ یہ پروگرام کیوں رکھا ہے؟ ہمارا 2240۔ارب 70 کروڑ روپے کا یہ بجٹ ہے جس میں سے 14 فیصد ہماری ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو گا۔ اگر آج ہم اس کی percentage نکالیں تو -/2800 روپے per head ڈویلپمنٹ پروگرام بنتا ہے۔ سب سے بڑا خرچہ تنخواہوں اور پنشن پر آتا ہے لیکن میں آج ان محکموں کو چیلنج کرتا ہوں کیونکہ کسی محکمے کے پاس پنشن کا data نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ یہ اپنے تمام محکموں سے کہیں کہ اپنی پنشن کا data اکٹھا کریں۔ یہاں بے تحاشا محکمے بنا دیئے گئے ہیں جس میں صرف پروموشن کے لئے سیٹیں create کی گئی ہیں حالانکہ ان پر اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں لہٰذا میری گورنمنٹ سے یہ

گزارش ہے کہ اس کو review کریں تاکہ یہاں سے ہونے والے فضول اخراجات سے بچیں اور ہم اپنے ADP کو بڑھا سکیں۔

جناب سپیکر! زراعت اور اریگیشن اس صوبے کے لئے زندگی اور موت کا مقام ہیں۔ جیسے کسی کی زندگی میں سانس ضروری ہے اسی طرح صوبے کے لئے زراعت اور اریگیشن ضروری ہیں۔ پچھلی دفعہ زراعت کے ڈویلپمنٹ پروگرام کا بجٹ 15۔ارب 50 کروڑ روپے تھا لیکن اس دفعہ اس کو کم کر کے 7۔ارب70 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری اپنی حکومت سے یہ گزارش ہو گی کہ زراعت کی ڈویلپمنٹ کو بہتر کرنے کے لئے فنڈز کم نہ کئے جائیں بلکہ بڑھائے جائیں۔ اسی طرح پچھلی دفعہ ہماری حکومت نے اریگیشن کے لئے 23۔ارب 40 کروڑ روپے رکھے لیکن اس دفعہ صرف 17۔ارب 40 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ موجودہ حالات میں معیشت پر pressure ہے اور یہ اسی کے اثرات ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب سعید اکبر خان! آپ kindly wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کسی اور محکمہ سے کمی بیشی کر کے ان میں بجٹ ضرور بڑھایا جائے۔

جناب سپیکر! آخر میں اپنے ضلع پر آتا ہوں کہ ہمارے بھکر سٹی کی سیوریج سکیم چل رہی ہے جو کہ آج سے چار سال پہلے 83 کروڑ روپے کی سکیم بنی کیونکہ (ن) لیگ کی حکومت کو ایک کریڈٹ میں ضرور دیتا ہوں کہ آخری سال میں انہوں نے سکیموں کا انبار لگا دیا۔ دو دو کروڑ روپے، دو دو لاکھ روپے اور تین تین لاکھ روپے سکیم کے رکھ کر سینکڑوں نہیں ہزاروں سکیمیں ongoing کر دیں۔ شاید انہیں پتا تھا کہ آئندہ ہماری حکومت نہیں بنی تاکہ آنے والی حکومت کے لئے یہ problem کھڑا کر دیں۔ ہماری یہ سکیم بھکر سٹی کی ہے حالانکہ میرا یہ حلقہ نہیں ہے تو 83 کروڑ روپے کی سکیم کے لئے انہوں نے پچھلے سال دس کروڑ روپے رکھے جس میں سے صرف ساڑھے تین کروڑ روپے دیئے۔ اس دفعہ صرف تین کروڑ روپے دیئے۔

جناب چیئر مین: جناب سعید اکبر خان! جلدی سے wind up کریں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں آپ کے چہرے کو پڑھ رہا ہوں کہ آپ پریشان ہیں۔ ہمارے ہائر ایجوکیشن کے وزیر موصوف میرے عزیز بیٹھے ہیں تو انہوں نے ہمیں "لارا" لگایا کہ ہم آپ کو تھل یونیورسٹی دیں گے۔ تھل یونیورسٹی کی انہوں نے cost لی جو کہ 30 کروڑ روپے تھی۔

جناب سپیکر! میری ان سے پہلی گزارش ہے کہ 30 کروڑ روپے میں یونیورسٹی کہاں بنتی ہے، کون سی بنتی ہے اور کیسے بنتی ہے؟ اس کے بننے کے لئے اس دفعہ 3 کروڑ روپے کی رقم دی ہے آیا چکوال میں بنائی گئی یونیورسٹی کے لئے اتنے ہی پیسے رکھے گئے ہیں؟ میانوالی میں جو یونیورسٹی بنی ہے وہ بھی کیا اسی طریقے سے بنی ہے؟

جناب سپیکر! میری یہ humble request ہے کہ اگر تھل یونیورسٹی بنانی ہے جس کا آپ نے وعدہ کیا ہوا ہے، جس کا سارا process بھی مکمل ہے تو میری یہ پر زور اپیل ہے کہ مہربانی فرما کر اس طریقے سے یونیورسٹی نہ بنائیں جس طریقے سے آپ نے اب کام شروع کیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا ہے کہ تین کروڑ روپے رکھ کر اس یونیورسٹی کا کیا بنے گا؟

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس یونیورسٹی کے سنگ بنیاد کا pillar ہی بنے گا اور کچھ نہیں ہو گا تو میری یہ humble request ہے کہ جس طرح بھکر ضلع کو تمام ترقیاتی بجٹ میں ignore کیا گیا ہے، چلیں، ہم خاموش ہیں اور ہم نہیں بولتے لیکن جو باتیں آپ نے منظور کی ہیں جن میں تھل یونیورسٹی پچھلے سال منظور کی گئی ہے جو کہ ADP میں بھی تھی جس کا اُس دفعہ بھی کچھ نہیں کیا اور اب تین کروڑ روپے رکھنے سے مجھے لگتا ہے کہ یہ منصوبہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت سے اور خاص طور پر ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ request ہے کہ ہماری تھل یونیورسٹی بنوا دیں کیونکہ ہمارا backward area ہے اور under developed area ہے جس پر خاص توجہ دی جائے تا کہ ہم بھی تونسہ اور میانوالی کے ساتھ ساتھ ہیں، ایک طرف ہمارے ساتھ ڈیرہ غازی خان ڈویژن اور ضلع ہے اور اِدھر

میانوالی ضلع ہے جبکہ درمیان میں ہم ہیں تو ہمیں sandwich نہ بنایا جائے، ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے رہے ہیں اور آپ کو دعائیں دیتے رہیں گے تو یہ میری request ہے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب طارق مسیح گل!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے ٹائم نہیں دیا گیا اور ایسا کر کے آپ نے میرے حقوق کو سلب کیا ہے لہٰذا میں احتجاجاً واک آؤٹ کروں گا۔

جناب چیئرمین: جی، جناب طارق مسیح گل!

(اس مرحلہ پر جناب محمد ارشد ملک تقریر
کے لئے وقت نہ ملنے پر ایوان سے احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب طارق مسیح گل: شروع کرتا ہوں اس نام سے جو نام Alpha اور omega ہے، جو نام ابتدا ہے، جو نام انتہا ہے، جو آسمان اور زمین کا خالق اور مالک ہے، دلوں اور گردوں کو جانچنے والا رب ہے۔

جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر 15- جون کو 21-2020 کا جو بجٹ مخدوم ہاشم جواں بخت نے بڑی جوانمردی کے ساتھ پیش کر کے ہم سب پر یہ ثابت کرنا چاہا کہ پنجاب کے لوگ کسی بات کو نہیں مانتے اور کسی بات کو نہیں جانتے۔ یہ بجٹ جو 15- جون کو اس معزز ہاؤس میں پیش ہوا، یہ basically پاکستان کے ایک بہت بڑے صوبے کے ساتھ اور اس صوبے میں رہنے والی عوام کے ساتھ ایک مذاق ہے، ایک ڈھونگ ہے، ایک ٹکچر ہے اور یہ بجٹ یہ ثابت کرتا ہے کہ پاکستان کے بڑے صوبے کی عوام کو ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں صرف اور صرف متعصب پن، غنڈہ گردی اور ہٹ دھرمی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ آج آپ کے پیچھے ایک بہت خوبصورت تصویر جو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ہے تو میں اس تصویر سے پوچھتا ہوں کہ جس بجٹ میں اقلیتوں کو ignore کیا جائے اور جس بجٹ میں اقلیتوں کی بات نہ کی جائے، یہ پندرہ صفحات پر مشتمل بجٹ تقریر جس کے اندر 44 پوائنٹس ہیں تو ان تمام پوائنٹس کے اندر تمام minorities کو جو پاکستان کے بڑے صوبے کی زمین پر رہتے ہیں۔ اس میں کرسچئین ہیں، اس میں سکھ برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں اور اس

میں ہندو برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں تو تمام minorities کو اس بجٹ میں ignore کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ کہاں کا انصاف ہے اور یہ کہاں کی بات ہے؟ یہ کس بات پر کہتے ہیں کہ یہ بڑا اچھا بجٹ ہے، یہ بڑا شیر دل ہے، یہ مزدور کا بجٹ ہے تو میں اس بجٹ کو ٹھکراتا ہوں اور میں اس بجٹ کو نامنظور کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بتاتا ہوں کہ یہ بجٹ مزدور کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ کسی ملازم کا بجٹ نہیں ہے، یہ بجٹ کسی ریڑھی بان یا چھابڑی فروش کے لئے بھی نہیں ہے۔ یہ بجٹ سرمایہ دار کے لئے ہے، یہ بجٹ گورنمنٹ کے چیلوں کے لئے ہے اور اس مافیا کے لئے ہے جو چینی چوروں کے نام سے جانے جاتے ہیں، جو آٹا چوروں کے نام سے جانے جاتے ہیں اور وہ چینی چور، وہ آٹا چور جو آج ملک سے بھاگ چکے ہیں تو یہ بجٹ انہیں مزید طاقت دینے کے لئے آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کا ایک حصہ جو صفحہ 44 پر ہے، minorities کے لئے صرف 50 کروڑ کا ذکر آیا ہے۔ یہ پاکستان کا پرچم ہے جس کے اندر دو colour ہیں جس میں سے ایک minorities کا colour ہے اور دوسرا majorities کا colour ہے اور اگر اس میں سے ایک colour کو نکال دیا جائے یعنی اگر اس میں سے white colour کو نکال دیا جائے تو یہ پاکستان کا پرچم نہیں رہتا تو آپ اس بجٹ کو کیسے کہتے ہیں کہ یہ بجٹ ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر! آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ شہباز پاکستان، قائد پاکستان، شیر پاکستان میاں محمد شہباز شریف کے وقت میں اقلیتوں کی بات ہوتی تھی اور اقلیتوں کے ساتھ کبھی زیادتی کا نہیں سوچا گیا۔ آج جب ہم پیرامیڈیکل کی بات کرتے ہیں، آج ہم ڈاکٹرز کی بات کرتے ہیں، آج ہم نرسوں کی بات کرتے ہیں، آج ward cleaner کی بات کرتے ہیں، آج ہم کسی بھی ہسپتال میں جاتے ہیں تو وہاں کا ہر ملازم اس حکومت کے لئے جھولیاں اٹھا اٹھا کر بددعائیں دیتا ہے۔ آج آپ نے ملازمین کے لئے اس بجٹ میں ایک فیصد بھی حصہ نہیں رکھا۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ آپ کا وقت ختم ہو گیا۔۔۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! آج میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ ملازمین کے لئے نہیں ہے بلکہ سرمایہ داروں کے لئے ہے۔۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ جی، جناب محمد سبطین رضا!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں یہ بہترین اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ان کی ٹیم خصوصاً مخدوم ہاشم جواں بخت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد آج کے ماحول کو دیکھتے ہوئے اور ان تقاریر کو سنتے ہوئے ایسا لگ رہا ہے کہ یہ شاید اسمبلی ہال میں تقریر نہیں کر رہے بلکہ کسی جلسہ گاہ میں تقریر کر رہے ہیں۔ ان کی تقریروں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں اس موقع کی مناسبت سے صرف ایک شعر عرض کروں گا۔

راتوں کے کہے سے کبھی مرتا نہیں سورج
دیوار کا سایہ کبھی دیوار ہوا ہے
کیا پیاس کے خیمے پامال ہوئے ہیں
سوچوں کا سمندر کبھی مسمار ہوا ہے

جناب سپیکر! تنقید برائے تنقید، برائے تنقید، برائے تنقید۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر آج اپوزیشن کے دوست اس کو بھول کر کہ ان کا تعلق مسلم لیگ (ن) سے ہے، ان کا تعلق پاکستان پیپلز پارٹی سے ہے یا ان کا تعلق کسی اور جماعت سے ہے ایک بات پر اکٹھے ہوتے کہ ہم پاکستانی ہیں۔ پاکستان اس وقت آفت کا شکار ہے، پاکستان اس وقت بحران کا شکار ہے۔ آؤ اکٹھے مل کر بیٹھتے ہیں اور اس پاکستان کے عوام کے لئے کوئی بہتر بات کرتے ہیں تاکہ عوام جو سخت مشکل کا شکار ہے اس کا مسئلہ حل ہو سکے لیکن یہ بالکل سوچنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان کا مقصد صرف point scoring, number game اور اپنے سیاسی مقصد کو لے کر ہے۔ یہ تنقید کرنے سے یہ سمجھ رہے ہیں کہ شاید ان کی تنقید سے ان کی اگلی ٹکٹیں confirm ہو جائیں گی۔ ٹکٹیں شاید confirm ہو جائیں لیکن انشاءاللہ سیٹیں confirm نہیں ہوں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں اس بات کا ادراک ہے، احساس ہے کہ پاکستان جس مشکل وقت سے گزر رہا ہے اس مشکل وقت میں حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس سے زیادہ بہتر بجٹ پیش کرنا ممکن نہیں تھا۔ میری چھوٹی چھوٹی گزارشات ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے، ہمارے ڈپٹی سپیکر اور ہمارے بہت سے دوستوں نے جنوبی پنجاب کی بات کی تھی۔ یہاں جنوبی پنجاب صوبے کا مطالبہ بھی ہوا، جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کا قیام بھی انشاء اللہ جلد عمل میں آجائے گا لیکن مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ جب بھی پاکستان تحریک انصاف جنوبی پنجاب کے مشن کو آگے لے کر چلتی ہے، جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کی بات کرتی ہے تو ہمارے اپوزیشن کے دوست، اپوزیشن کے راہنما بہاولپور صوبے کا نیا issue کھڑا کر دیتے ہیں۔ وہ یہ شوشہ چھوڑتے ہیں کہ "نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی" ایسی بات بیچ میں لے کر آنا جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ زیادتی ہے، جنوبی پنجاب کی عوام کے ساتھ دشمنی ہے اور جنوبی پنجاب کے عوام ان کے اس عمل کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ انہیں پتا ہے کہ اگر جنوبی پنجاب صوبے کا قیام عمل میں نہیں آتا تو اس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کی ہے۔ جنوبی پنجاب انشاء اللہ جلد صوبہ بنے گا اور ہمیں اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور اس کو جلد از جلد صوبہ بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میرا مطالبہ ہے کہ چھوٹے اضلاع بنائے جائیں۔ تحصیل علی پور 1936 کی تحصیل ہے اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنی بات wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (جناب محمد سبطین رضا): جناب سپیکر! میں wind up کر رہا ہوں۔ اس کو ضلع کا درجہ دیا جائے۔ میرا دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ہیڈ پنجند جو علی پور کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے وہ پل دو سال سے بند ہے۔ اس سے میرا کسان برباد ہے، اس سے میرا تاجر برباد ہے، اس سے تحصیل علی پور جتوئی کا ہر شخص پریشان ہے مہربانی کر کے اس کی بحالی کی جائے۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ مظفر گڑھ ترنڈا روڈ ہے یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت رکھی گئی ہے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس کو بجٹ میں رکھا گیا۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اس کو fully funded کر کے اسی سال کام شروع کرے۔

جناب سپیکر! میری آخری بات یہ ہے کہ اس وقت تحصیل علی پور میں غلہ منڈی کا رقبہ موجود ہے وہاں غلہ منڈی نہیں ہے وہاں کروڑوں روپے کی اراضی پڑی ہوئی ہے لہٰذا اس پر غلہ منڈی بنائی جائے۔ وہاں کراچی کا ہائی وے، سپر ہائی وے، نیشنل ہائی وے ہے وہاں پر بہت حادثات ہوتے ہیں لیکن وہاں ٹراما سنٹر نہیں ہے لہٰذا اسے بنایا جائے نیز وہاں ڈائیلسز سنٹر کی بہت ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میری ان تین مطالبات کی گزارش ہے اگر ہو سکے تو اسی بجٹ میں block allocation کے ذریعے ان کو پورا کیا جائے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب رمیش سنگھ اروڑا!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! شکریہ۔ ایکوں کار سو وائے گرو جی کی فتح۔ سب سے پہلے جو گورنمنٹ کی طرف سے ایک معجزاتی، کرشماتی بجٹ پیش کیا گیا اس کو ہم مسترد کرتے ہیں، اس کو reject کرتے ہیں اور نامنظور کرتے ہیں۔ اس بجٹ کو منظور نہ کرنا، اس کو accept نہ کرنا جس طرح میرے دوست کہہ رہے تھے کہ تنقید برائے تنقید ہے، یہ تنقید برائے تنقید نہیں ہے بلکہ یہ تنقید برائے اصلاح ہے۔ جس طرح آپ کے علم میں ہے کہ ابھی جو موجودہ بحران آیا ہے، کورونا کی وبا اس ملک کے اندر پھیلی ہوئی ہے اور جس طریقے سے کورونا کی وبا کو unfortunately ہماری گورنمنٹ handle کر رہی ہے ہر روز ایک نیا بیان، ہر روز ایک نئی definition اور ہر روز قوم کو گمراہ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! جن دنوں کورونا کا بحران چل رہا تھا اسی وقت پتا لگتا ہے کہ پی ٹی آئی کی اے ٹی ایم مشین چینی چور کیس میں ملوث ہے۔ پی ٹی آئی کی وہ ٹیم جو الیکشن کے دوران بڑے بڑے جلسے کرتی تھی وہ اس وقت چینی کے بحران میں سر فہرست ہے اور تو اور پی ٹی آئی کے اپنے منسٹرز کا نام اس بحران میں آ رہا ہے۔ ابھی وہ بحران ختم نہیں ہوا کہ وزیراعظم ایک سمری approve

کرتے ہیں، پٹرول کا ریٹ نیچے گراتے ہیں اور پھر پتا لگتا ہے کہ مارکیٹ کے اندر پٹرول کا بحران شروع ہو گیا۔ بڑے بلند و بانگ دعوے کئے گئے کہ ہم نے wheat crisis کو manage کیا، ہمارے پاس storage capacity ہے، ہم اس دفعہ wheat کا بحران نہیں ہونے دیں گے اور اس دفعہ wheat کا اچھا ریٹ دیں گے لیکن بد قسمتی سے wheat کا بحران آگیا۔ اور تو اور ان کی گورنمنٹ کا اپنا metrological department بتا رہا ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں جب مون سون کی بارشیں ہوں گی تو سیلاب کا اندیشہ ہے۔ بجٹ کے اندر کہیں پر coordinated effort نظر نہیں آ رہی ہے کہ جہاں پر پتا لگے کہ اتنے سارے بحرانوں میں یہ 2020-21 کا بجٹ ان بحرانوں کو کیسے tackle کرے گا اور ultimately وہ گورنمنٹ اور وہ پی ٹی آئی جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پچاس لاکھ گھر دینے کا دعویٰ کرتی تھی جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر ایک لاکھ نوکریوں کی بات کرتی تھی، جو کنٹینر پر کھڑے ہو کر بہت بڑے بڑے دعوے کرتی تھی آج دس لاکھ سے زیادہ لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں۔ اگر آج آپ خود اپنے Statistics Department سے ڈیٹا نکلوائیں تو پتا لگے گا کہ آپ کے جو لوگ below the poverty line ہیں ان کی ایک بہت بڑی تعداد نیچے جا چکی ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ ان کی اپنی ناقص پالیسیاں ہیں ان کے پاس تجربہ نہیں ہے جب ہم کہتے تھے کہ ان کے پاس تجربہ نہیں ہے اور یہ گورنمنٹ نہیں چلا سکتے، ہاں ان کا ایک بڑا تجربہ ہے ان سے گالیاں سننی ہوں اور ان سے عجیب و غریب قسم کی definition سننی ہو تو وہ ان کے پاس تجربہ ہے۔ یہ چلے تھے میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کا مقابلہ کرنے تو آئیں مقابلہ کریں۔ میاں محمد شہباز شریف پر تو لوگ اعتبار کرتے تھے میاں محمد شہبار شریف کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ ہمارے صوبے کا وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف جیسا ہو۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز! wind up کریں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے تھوڑا سا ٹائم دیجئے گا کیونکہ میں نے ابھی اپنی تجاویز دینی ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب رمیش سنگھ اروڑا! ان ساروں نے بات کرنی ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے بھائی طارق نے بات کی تھی کہ minorities کو اس طریقے سے isolate نہ کیجئے گا کیونکہ ابھی صرف تین منٹس ہوئے ہیں اور آپ نے bell بجا دی۔ مجھے اپنی بات مکمل کرنے دیجئے گا۔ آج میاں محمد شہباز شریف جیسی governance لے کر آئیں۔ ان جیسا کام لے کر آئیں، ان کے دور میں ہم نے کہا تھا کہ پنجاب کی growth strategy 8 percent پر لے کر جائیں گے اور وہ 8 فیصد پر جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! آج جو آپ کے وزیر خزانہ ہیں یہ اس وقت ہماری فنانس کمیٹی کے چیئرمین تھے اور یہ اس Punjab Growth Strategy کا حصہ تھے اس کو continue کیوں نہیں کیا گیا؟ آج ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ کدھر ہے وہ growth strategy جس میں KPIs تھے جس میں ان کی oversight بھی تھی آج کدھر ہیں آپ کے KPIs؟

جناب سپیکر! آج آپ کے منسٹرز کیوں جواب نہیں دیتے اور ان کی پرفارمنس کدھر ہے؟ باتیں کرنا بہت آسان ہے لیکن جب آپ کو کام کرنا پڑتا ہے تو پھر پتا لگ جاتا ہے۔ میں اپنے بہت ساری باتوں کو کاٹ کر صرف کچھ تجاویز پر آؤں گا۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کے پاس last 30 second ہیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ کا ٹائم دیجئے گا۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! آپ کے اپنے colleagues ہیں جنہوں نے بات کرنی ہے۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! اسی ہاؤس نے 2018 میں سکھ میرج ایکٹ پاس کیا، آج ہمارے former Minister بھی موجود ہیں بدقسمتی سے دو سال گزر گئے ہیں اور پاکستان دنیا کا پہلا ملک بنا جہاں پر سکھ میرج ایکٹ پاس ہوا۔ بدقسمتی سے اس گورنمنٹ نے پچھلے دو سال میں اس کے رولز نہیں بنائے اور آج تک وہ implement نہیں ہوا۔ ہمیں یہ بتایا جائے کہ ہمارا سکھ میرج ایکٹ کب تک لاگو ہو گا؟ مہاراجہ رجیت سنگھ جو اس دھرتی کے سپوت تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، last 30 second

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! ان کو یہاں پر اسی اسمبلی میں خراج تحسین پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ کسی جگہ کو ان کا نام دیا جائے اور وہ بھی ابھی تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں بات کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا کہ minorities کے لئے اس بجٹ میں کچھ نہیں رکھا گیا۔ Minorities کا word آپ کا constitutional word ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ کے توسط سے ڈیپارٹمنٹ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ جب کل minorities کا ڈیٹا دیں گے، آج تک آپ کے پاس کوئی ڈیٹا موجود نہیں جس کی bases پر یہ بتا سکیں کہ آپ نے social safety net کے اندر اور باقی ڈویلپمنٹ پروگرام کے اندر minorities کو کس طرح حصہ دیا۔ ہمارا minority ڈویلپمنٹ پر پورا احتجاج ہے اور ہم request اور التجا کرتے ہیں کہ براہ مہربانی آپ minority کو دیوار کے ساتھ نہ لگائیں اور ان کا حصہ دیجئے۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس شعر کے ساتھ بات ختم کرتا ہوں کہ:

ملک یہ لٹ جائے گا آثار نظر آتے ہیں
سارے مسند نشین مکار نظر آتے ہیں
ہم نے اس ملک کی دھرتی سے محبت کی ہے
پھر بھی اندھوں کو ہم غدار نظر آتے ہیں
بہت شکریہ

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم سب اپوزیشن بنچز کے لئے بہت فکر مند ہیں۔ میں آپ کے توسط سے ان سے کہوں گی کہ ایک گہرا سانس لیں اور تین دفعہ کہیں کہ جناب عمران خان پاکستان کے وزیراعظم ہیں اور وزیراعظم رہیں گے۔ جناب عثمان احمد خان بزدار پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں اور رہیں گے۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں ہاضمہ درست کرنے کے لئے یہ کافی ہے۔ ہماری اپوزیشن کے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان ہیں کل میں ان کی بات سن کر بڑی حیران ہوئی ہوں لیکن میں بالکل ان سے agree کرتی ہوں انہوں نے کہا کہ پاکستان پر تین مصیبتیں مسلط ہو گئی ہیں۔

1۔ مصیبت شریف خاندان۔

2۔ مصیبت زرداری خاندان اور

3۔ مصیبت وہ تمام کارٹل اور وہ تمام مافیا جو پچھلے کئی سالوں سے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب رانا مشہود احمد خان پر آتی ہوں، کیا بات ہے سنا تھا کہ یہ ایجوکیشن منسٹر ہیں لیکن خدارا جو پنجاب کا Rise Programme ہے میں ان کو اس کی کاپی بھیج دوں گی اردو میں بھی ہے خالی انگلش میں نہیں ہے ذرا تھوڑا سا پڑھ کر اور اپنا ہوم ورک کر کے آیا کریں۔

جناب سپیکر! آپ نے کل فرمایا کہ انہوں نے بے چاری بچیوں سے ان کا stipend چھین لیا ہے اور ان کو کچھ نہیں دیا تو میں ان سے کہوں گی کہ یہ Punjab Rise Programme کی کاپی پڑھ لیں صفحہ نمبر 22 اس میں دیکھیں کہ تعلیم کا جو زیور ہے اس پر 5۔ارب روپے مختص کیا گیا ہے۔ ان تمام بچیوں کے لئے ہزار روپے فی کس مختص کئے گئے ہیں جن کی حاضری 80 فیصد سے زیادہ ہے تو خدارا اپنا ہوم ورک کم از کم کر کے آیا کریں۔ ہماری پیپلز پارٹی کے اپوزیشن کے لیڈر ہیں جو اب غائب ہیں پتا نہیں شاید چائے پی رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ان کو پیغام ضرور دوں گی۔ کل انہوں نے کہہ تھا کہ خدارا جو ہمارا ورلڈ کپ ہے وہ آپ ہم سے واپس لے لیں اور ہمیں نہیں چاہئے۔ پیپلز پارٹی کے اپوزیشن لیڈر قوم سے معافی مانگیں، انہوں نے قوم کے جذبات مجروح کئے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ پاکستانی ہونے پر ہمیں سوال کرتے ہیں، ہم کیوں نہ کریں؟ یہ وہ موقع تھا اور یہ وہ ورلڈ کپ تھا جس نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام سر بلند کیا اور یہ کہتے ہیں کہ واپس کر لیں۔ یہ جا کر قوم سے معافی مانگیں۔

جناب سپیکر! ایک اور بات ہے ان کو یہ گوارہ نہیں ہوتا کہ یہ جو ہمارا بجٹ ہے اس میں 1.5 فیصد صرف current expenditure بڑھا ہے۔

جناب سپیکر! آپ اندازہ کریں کہ وزیراعظم ہاؤس کے 21فیصدexpenditureکم کئے ہیں۔Austerity driveمیں اورPresident Houseکے60 فیصدexpenditureکم کئے گئے ہیں۔وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ اور وزیراعلیٰ ہاؤس کے خرچے بھی60 فیصد کم کئے ہیں ان کو کیا سمجھ آئے گی۔ 19۔ارب روپے،ان کے جو فیورٹ لیڈر میاں محمد شہباز شریف صرف ان کے Camp officesپر لگے تھے یہtax payerکا پیسا تھا جن سے ان کے سارے گھروں کے چولہے جلتے تھے۔4۔ارب روپے جناب آصف علی زرداری کےCamp officesاور 3۔ارب روپے میاں محمد نواز شریف کےCamp officesپر خرچ کئے گئے، کیابات ہے ان کی،یہ دو، دو کروڑ روپے کیtipsدے دیا کرتے تھے۔مال مفت دل بے رحم،انہوں نے بے چارے ایکtax payerکو کیادیاماسوائے استحصال اور ان کی غربت کے؟ان کا احساس وزیراعظم اور ایک وزیراعلیٰ کو ہے۔یہ دہاڑی دار کا بجٹ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ!پلیزwind upکریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!یہ کسان کا بجٹ ہے،یہ ہمارے ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کے ہیلتھ کے تحفظ کا بجٹ ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ آپ کا شکریہ

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!مجھے دو منٹ صرف اور دے دیں۔

جناب چیئرمین: پلیز!ان سارے معزز ممبران نےspeechکرنی ہے۔جی،مظفر علی شیخ!

جناب مظفر علی شیخ:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾ صدق اللہ العظیم

جناب سپیکر!میں آپ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے آج ٹائم دیا۔میں سب سے پہلے تو جناب سپیکر، جناب ڈپٹی سپیکر اور آپ تمام چیئرز کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بجٹ سیشن جسamicableطریقے سےhandleکیا ہے اور اس کو چلایا ہے۔یہ بہت کم ہوتا

ہے کہ ہاؤس کے اندر اس طرح کا آرڈر ہو جس طرح most of the time یہ آرڈر رہا ہے۔ اس کے لئے آپ سب مبارکباد کے حقدار ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر جو بجٹ کے اعداد و شمار ہیں کہ کتنا پیش کیا گیا، کتنا ADP میں ہے، ہیلتھ سیکٹر کو کتنا دیا گیا ان اعداد و شمار میں جانے کی بجائے اس وقت کا جو سب سے بڑا current problem ہے وہ COVID-19 ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے کچھ گزارشات عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو قدرتی آفت تمام دنیا میں آئی، پاکستان میں بھی آئی اور اس کو بھی face کرنا پڑا تو اس پر ہماری میڈیکل لائن نے ایک ہر اول دستہ کی طرح کام کیا ہے۔ جب حالت جنگ ہوتی ہے تو جو سرحدوں پر ہمارے محافظ لڑ رہے ہوتے ہیں اُن کی جگہ پر آج یہ کام کر رہے ہیں۔ جب کوئی بھی ملک حالت جنگ میں ہوتا ہے تو وہ تمام نام سے ہٹ جاتا، اُس کی معیشت اُس کی معاشرت اُس کا اُٹھنا بیٹھنا یہ سارے کا سارا تبدیل ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں اس وقت ہمارا ملک جس حالت سے گزر رہا ہے اور جو اس حالت کو سنبھالنے والے لوگ ہیں آج مجھے اس بجٹ میں اُن کے لئے کچھ بھی نظر نہیں آرہا، کیوں نہیں نظر آرہا اور کیوں نہ نظر آئے؟ ہماری اس جنگ کو لڑتے لڑتے قیمتی ترین 47 سے زیادہ ڈاکٹر شہید ہو چکے ہوئے ہیں، میری نرسز بیٹیاں، میرے تمام paramedics، میرے rescuers یہ اپنی جان کی بازی ہار گئے ہیں لیکن اُن کے لئے اس بجٹ میں کچھ بھی نہیں ہے اگر اُن کے لئے کچھ ہے تو میری تصحیح فرمادیں۔

جناب سپیکر! میں جو اس وقت خامیاں دیکھ رہا ہوں کہ COVID-19 کو لڑنے کے لئے آپ نے پیسے دیئے ہوں گے، آپ نے مزدور دہاڑی دار طبقے کو پیسے دیئے ہوں گے کہ جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام تھا اُس کو amend کر کے آپ نے اپنا نام لکھ لیا تو لکھ لیا ہو گا لیکن مجھے یہ بتائیں جو آپ کی قوم کے بچے، آپ کے ڈاکٹرز، آپ کے paramedics وہ آپ کو صحت دینے کے لئے، آپ کو سکون دینے کے لئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں آپ نے اُن کے لئے کیا کیا ہے؟ میں زیادہ لمبی چوڑی تنقید کرنے کی بجائے آپ کو کچھ تجاویز دینا چاہ رہا ہوں اگر kindly اس کو بجٹ میں incorporate کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ یہاں ہاؤس میں تشریف فرما ہیں میں آپ کے توسط سے اُن سے مخاطب ہو کر یہ بات کر رہا ہوں کہ آپ نے پورے ملک کے ڈاکٹرز کے لئے stipends کا اعلان کیا تھا کہ ان کو basic pay کے برابر علیحدہ ہر مہینے ایک اضافی pay دی جائے گی۔ کیا مجھے کوئی بتا سکتا ہے کہ میرے پورے پنجاب کے اندر کسی ایک ڈاکٹر کو کسی ایک ضلع، کسی ایک تحصیل میں بھی کوئی اضافی تنخواہ ملی ہو؟ ان کو اپنی جانیں ملک کے لئے قربان کرنے پر کوئی stipend ملا ہو، کوئی incentive ملا ہو، کوئی paramedics کو، کوئی نرسز کو کسی سٹاف کو کچھ بھی دیا گیا ہو؟ حتیٰ کہ ان کو اپنی جان بچانے کے لئے جو basic PPEs ہیں کیا وہ بھی وافر مقدار میں دی گئی ہیں اور کچھ نہیں تو وہ اپنی جانیں ہی بچا سکیں، کیا ان کو extra facilities دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے؟ میری یہ تجویز ہو گی کہ براہ مہربانی جلد از جلد ان ڈاکٹرز کے لئے، paramedics کے لئے جو آپ نے announcement کی ہوئی ہیں کم از کم وہ تو release کر دیں۔ چلیں اگر کہیں پر دی ہیں تو بعد میں تصحیح فرما دیجئے گا۔ آپ کے جو ICUs جو اس وقت ملک کی سب سے بڑی ضرورت بنی ہوئی ہے ہر بندے کی زبان پر ہے کہ اس کو ventilator پر ڈالا ہے، ventilator کی سہولت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب محمد مظفر علی شیخ! پلیز wind up کریں۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! kindly میں آپ کی بہتری کے لئے بات کر رہا ہوں میرا کوئی تنقید کرنا مقصد نہیں ہے اگر آپ مجھے بٹھا دیں گے تو میں بیٹھ جاؤں گا لیکن میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں اس ملک کی بہتری کے لئے براہ مہربانی being a technical person مجھے کرنے دیں۔ آپ اپنے اپنے ICUs کو devolve کریں، اس کو major شہروں تک نہ رکھیں اس کو ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر تک لے کر جائیں اور ہر ڈسٹرکٹ لیول لے کر جائیں تاکہ بڑے شہروں کے اوپر بوجھ نہ بنیں۔ پنجاب کی ہیلتھ منسٹر ٹی وی پر بھی آ کر کہتی تھیں کہ ہم نے گورنمنٹ کی طرف سے Actemra Injection منگوائے ہیں تو کیا جن ڈسٹرکٹ کے اندر، جن ڈویژن کے اندر یہ Actemra Injection نہیں دیئے جا سکتے جہاں پر ICUs ہیں اور ventilators ہیں جہاں اس condition میں patient پہنچ جاتے ہیں اس وقت یہ حالت ہے کہ اگر ڈسٹرکٹ والوں کو

یہActemra Injection منگوانے ہوں تو سب سے پہلے وہ یہاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ لاہور کے اندر خط لکھیں گے وہاں سے منظوری آئے گی تو ڈسٹرکٹ کے اندر جائے گی اُتنی دیر میں مریض اللہ کو پیارا ہو چکا ہوتا ہے۔ آپ نے جو Trace, Test اور Quarantine کا طریق کار بنایا ہے اس کے لئے میری یہ تجویز ہے کہ بجائے اس کو پٹواریوں کے اوپر چھوڑنے کے، اپنے سرکاری عملے کے اوپر چھوڑنے کے across the board پورے پنجاب کو constituencies میں تقسیم کر کے، اُس constituency کے emphasis کو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے اشتراک کے ساتھ اُس کا focal person مقرر کریں تاکہ یہ زیادہ efficiently کام ہو سکے اور ایک چیز میں بہت دیکھ رہا ہوں ہمارے false negative tests بہت زیادہ آرہے ہیں آپ نے بھی دیکھا ہو گا میں being a technical person اور practicing doctor یہ سارا کچھ دیکھ رہا ہوں کہ اگر کسی بھی ضلع کے اندر بیس ٹیسٹ کئے جاتے ہیں دو تین positive آتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ کورونا کا وائرس ہمارے اوپر بہت زیادہ مہربان ہو گیا اور ہمیں چھوڑ رہا ہے جبکہ 100 سے زیادہ روزانہ کی deaths ہو رہی ہیں تو کورونا وائرس اپنے پورے عروج پر ہے آپ کے یہ جو false negative tests آرہے ہیں یہ testing عملہ کی inability کی وجہ سے آرہے ہیں۔ آپ کا اس کے اوپر چیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس لئے میں عرض کر رہا ہوں testing quality کو بہتر کرنے کے لئے ہر constituency کو across the board چاہئے کہ وہ ایم پی اے حکومتی بنچز کا ہے یا اپوزیشن بنچز سے ہے وہ ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کا جو بھی انچارج ہے اس کے cooperation کے ساتھ اُن کے ساتھ شامل کیا جائے۔

MR CHAIRMAN: Please last thirty seconds.

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میں صرف دو تجاویز اور دے رہا ہوں دوسرے نمبر پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ کراچی میں ڈاکٹر کو ایک مریض نے صرف اس لئے گولی مار دی کہ اُس نے اُس کو ماسک پہننے کے لئے کہا تھا یہ ہر روز ہو رہا ہے کہ بندے الزام لگاتے ہیں کہ ڈاکٹر نے زہر کا ٹیکہ لگا دیا ہے، یہ گورنمنٹ امریکہ سے پیسے لے رہی ہے، ڈالر لے رہی ہے، اس کے بدلے میں سب سے

زیادہ مار کون کھاتا ہے، کبھی وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، منسٹر نے وہاں جا کر مار کھائی ہے؟ یہ ڈاکٹرز ہیں جو لواحقین کے تھپڑ بھی سہہ رہے ہیں، اُن کی گالیاں بھی سہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ڈاکٹرز، پیرامیڈیکس اور میڈیکل عملہ کے لئے ایک security legislation بنائی جائے اگر یہ نہیں کر سکتے تو کم از کم قانون کے ذریعے ہی لوگوں کو باز رکھا جائے کہ جو آپ کو ہیلتھ کیئر providers ہیں آپ نے اُن کا تحفظ کرنا ہے گورنمنٹ ہی اُن کا تحفظ کریں گی۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! میرے پاس اور بڑی تجاویز ہیں لیکن آخر میں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد مظفر علی شیخ! ٹائم کا مسئلہ ہے۔

جناب مظفر علی شیخ: جناب سپیکر! جی، میں ایک آخری تجویز دے کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ میرے جو 47 سے اوپر ڈاکٹرز چاہئے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں کام کر رہے ہیں یا گورنمنٹ سیکٹر میں کام کر رہے ہیں اُن کو کم از کم شہداء package کا مستحق قرار دیا جائے اور اُن کو شہداء package دیا جائے وہ اپنی ڈیوٹی کرتے ہوئے اپنے خاندانوں کو بھی اس وبا میں مبتلا کیا اور خود بھی مبتلا ہوئے ہیں صرف آپ لوگوں کو سکون سے سلانے کے لئے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ سے کی ہے کہ یہ چند ایک گزارشات ہیں یہ آپ کی بہتری کے لئے کی ہیں۔ "شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات" اگر آپ کرنا چاہیں تو آپ کی مرضی ہے اگر نہ کرنا چاہیں تو پھر بھی آپ کی مرضی ہے۔ ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ جی، جناب ہارون عمران گل!

جناب ہارون عمران گل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ ابھی ہمارے اپوزیشن کے جو معزز ممبر ہیں اُن میں جناب طارق گل ہیں، پہلے جناب طاہر خلیل سندھو نے بھی speech کی اور ابھی جناب رمیش سنگھ اروڑا minorities کے اوپر speech کر کے گئے اور وہ اُن کے issues کو ہمیشہ اُجاگر کرتے ہیں تو سب سے پہلے تو آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب سے وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان

اس ملک کا وزیراعظم بنے ہیں اور اس ملک کی بھاگ دوڑ جب سے انہوں نے سنبھالی ہے تاریخ کے اوراق اُٹھا کر دیکھ لیجئے کہ جتنی ظلم وزیادتی minority پر پی ایم ایل (ن) کے دور میں ہوئی ہے کسی دور میں نہیں ہوئی اور اس تاریخ کا میں خود eye witness ہوں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں اور وہ میرے بھائی جو چلے گئے ہیں یوحنا آباد پاکستان کی سب سے بڑی Christian Colony ہے اور وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار نے تاریخی رقم مختص کی ہے 30 کروڑ روپے صرف یوحنا آباد کے لئے مختص کئے ہیں جس میں سے 10 کروڑ واسا کا 20 کروڑ کی جو PCCs ہیں اُس کو اس وقت اربن یونٹ ونگ دیکھ رہی ہے ۔ یہ بات کرتے ہیں minorities کی یہ بات کرتے ہیں بجٹ کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں وزیراعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر قانون، وزیر خزانہ، میاں محمد اسلم اقبال اور پوری کابینہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس critical situation میں یہ بجٹ تیار کیا۔ ان کو تو پتا ہی نہیں کہ یہ مہلک وبا آج نہیں آئی۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں اگر میں بائبل ہسٹری اور قرآن پاک کی تاریخ بیان کروں تو کئی سو سال پہلے بھی مہلک وبا آئی ہے جسے کورونا وائرس کہا جا رہا ہے یہ وبا اس وقت آئی تھی جب ملک مصر نے ظلم وستم ڈھائے ہوئے تھے اور 430 سال کے ظلم و ستم کے بعد خدا نے مہلک وبائیں بھیجیں۔ خدا نے ٹڈی دل کا حملہ بھیجا اور اس وقت جو پاکستان میں جنگ و جدل کا سماں ہے اور یہ جو epidemic wave سے ہماری fight ہے اس سے ہم جسمانی طور پر fight نہیں کر سکتے repentance, We need repentance, PML(N) need Pakistan need repentance تو ہم سب کو توبہ کی ضرورت ہے۔ ہم سب کو خدا کے حضور bow down ہونے کی ضرورت ہے۔ ہم کوریا اور نیوزی لینڈ کی مثال دیکھ لیں وہ اس COVID-19 سے clear ہیں انہوں نے اس وبا کا مقابلہ نہیں کیا بلکہ انہوں نے توبہ کی، روزے رکھے اور دعائیں کیں اور خدا نے ان پر سے عذاب اُٹھا لیا تو ہمیں اس وقت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس وقت fasting کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس وقت اپنے ملک کے استحکام اور اس کی بقاء کے لئے روزوں کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتا چلوں کہ جو ہمارے ایس پی سنگھا صاحب تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب ہارون عمران گل! آپ اپنی speech wind up کریں۔

جناب ہارون عمران گل: جناب سپیکر! 1947 میں جب ماسٹر تارا سنگھ نے آواز بلند کی کہ جو" مانگے گا پاکستان تو ملے گا اسے قبرستان۔" اُسی اسمبلی کے floor پر ایس پی سنگھا صاحب نے کہا تھا کہ سینے پر گولی کھائیں گے لیکن پاکستان بنائیں گے۔

جناب سپیکر! میں خداوند کی شکر گزاری کرتا ہوں کہ ہم نے اپنے ملک کے لئے جان دی آپ جسٹس کرنیلیئس کو دیکھ لیجئے کہ انہوں نے اپنے دور میں کس طریقے سے پورے نظام کو سنبھالا اور اسی ہوٹل فلیٹیز میں ان کی death ہوئی ہے تو ان کے پاس اپنا ایک مکان تک نہیں تھا۔ ہمارے لوگ پوری ایمان داری کے ساتھ ملک پاکستان کی بقاء کی خاطر کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: محترمہ سنبل مالک حسین! اپنی بات کریں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہوں اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا اور میں جب سے اس ایوان میں آئی ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے آج پہلی مرتبہ بات کرنے کا موقع دیا گیا ہے تو میں آپ کی نہایت مشکور ہوں۔ جیسا کہ 21-2020 کا بجٹ پیش کیا گیا ہے تو میں نے سوچا تھا کہ شاید اس بجٹ میں عوام کو بہت بڑا relief package ملے گا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ مجھے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ عوام دوست بجٹ نہیں ہے۔ ایک عام آدمی جس کو ریلیف کی ضرورت ہے جو کہ عام ضروریات زندگی کے لئے ریلیف ہونا چاہئے تو اس بجٹ میں ایسی کوئی چیز مجھے نظر نہیں آئی۔ نہ تو یہ کسان، مزدور، دہاڑی دار اور نہ ہی متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے کوئی ریلیف بجٹ ہے۔ اس بجٹ کے بارے میں کہا گیا کہ ہم نے ٹیکس فری بجٹ پیش کیا اور اشیائے ضروریات زندگی کی قیمتوں میں اضافہ نہیں کیا تو انہوں نے بجٹ پیش کرنے سے پہلے ایک پلاننگ کے تحت جو ضروریات

زندگی کی اشیاء اور کھانے پینے کی اشیاء تھیں کیونکہ دوسری چیزوں کے بغیر تو گزارا ہو جاتا ہے لیکن ان چیزوں کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا ان کی قیمتوں میں شدید قسم اضافہ کا کر دیا۔ جیسا کہ روٹی پہلے -/6روپے کی تھی بجٹ پیش کرنے سے پہلے ہی اس کی قیمت کو -/10روپے کر دیا گیا۔ ایک غریب آدمی جو کہ -/70یا -/80روپے کلو دودھ لیتا تھا بجٹ آنے سے پہلے ہی دودھ کی قیمت کو -/100روپے کلو کر دیا گیا۔ ایک گھی کا پیکٹ جو کہ روز مرہ استعمال کی چیز ہے جو کہ ہم خواتین روزانہ گھروں میں کھانے پکانے کے لئے استعمال کرتی ہیں وہ میاں محمد شہباز شریف کے دور حکومت میں -/165روپے لٹر کا پیکٹ ملتا تھا اس کی قیمت میں بے پناہ اضافہ کر دیا گیا ہے، ایک عام آدمی جو کہ دہاڑی دار ہے اور -/200روپے کما کر لاتا ہے یہ بھی اس کی پہنچ سے دور کر دیا گیا جو کہ انتہائی شرم اور افسوس کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا تھا کہ اس بجٹ میں عوام کو اچھے اور مؤثر معاملات ملیں گے لیکن نہیں، یہ تحریک انصاف کی حکومت عوام کو ریلیف دینے میں بالکل ناکام ہو چکی ہے۔ یہ بجٹ میاں محمد شہباز شریف اور ان کی حکومت ہی بنا سکتی تھی کیونکہ ان کو عوام اور عام آدمی کی تکلیف کا احساس تھا ان تکالیف کو دیکھتے ہوئے وہ بجٹ بنایا جاتا تھا۔ ہمیں ترقیاتی کاموں کے بارے میں طعنے دیئے جاتے ہیں کہ ہم نے ترقیاتی کام نہیں کئے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ مہربانی کر کے اپنی speech wind up کر دیں۔

محترمہ سنبل مالک حسین: جناب سپیکر! میں ایک بات کا اس ایوان کے توسط سے جواب دینا چاہوں گی کہ ہمیں کہا گیا ہم نے بلدیات کے شعبے کو اختیارات نہیں دیئے تو ہم نے اختیارات دیئے لیکن تحریک انصاف کی حکومت کے آتے ہی ان کے پیٹ میں ایسے مروڑ اٹھے کہ انہوں نے اس کو bulldoze کر کے ترقیاتی کاموں کو روک دیا۔ ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم نیب کا رونا روتے ہیں تو ہم کیوں نہ رونے روئیں یہ نیب نیازی گٹھ جوڑ نے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ! اب محترمہ طلعت فاطمہ نقوی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب فیصل حیات اپنی بات کر لیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات):

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج سال کے سب سے important budget sessionاور خاص طور پر 21-2020 بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ وقت انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔ بجٹ تقریر کے بعد جو چار دن debates کے ہوتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حکومت کی طرف سے جو آمدن اور اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے اس کو غور سے پڑھیں اور پڑھنے کے بعد اگر حکومت کی طرف سے کوئی کمی بیشی رہ گئی ہے تو اس کو غور سے دیکھا جائے پھر چاہے ممبران حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوں یا اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوں وہ بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز اور آراء دیں تاکہ ان کی آراء کی روشنی میں جب وزیر خزانہ اپنی wind up speech کریں تو آپ کی اہم آراء کو اس میں شامل کیا جائے لیکن بدقسمتی یہاں پر جب خاص طور پر اپوزیشن ممبران کو مائیک دیا جاتا ہے تو ان کے پاس بجٹ کے حوالے سے کوئی بات نہیں ہوتی۔ انہوں نے نہ صرف بجٹ کی speech نہیں پڑھی ہوتی اور جب بجٹ book ان کو دی جاتی ہے اس کو وہ نہیں پڑھتے تو سوائے تنقید کرنے کے ان کے پاس کوئی بات نہیں ہوتی۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیصل حیات اپنی بات جاری رکھیں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ محکمہ لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! میں نے بڑے غور سے وزیر خزانہ کی تقریر سنی ہے اور اس کے بعد آپ نے جب بجٹ کا آغاز کروایا تو بہتر ہوتا کہ اپوزیشن لیڈر بجٹ کے حوالے سے بات کرتے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بجٹ پر بات کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے ذاتی معاملات کے حوالے سے بات کی۔

جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ جب اپوزیشن لیڈر بات کر رہے تھے تو ہم میں الحمدللہ بات سننے کا حوصلہ بھی ہے اور جواب دینے کا حوصلہ بھی ہے ہم نے ان کی بات کو غور سے سنا اور ان کے جواب میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ:

ہم چپ تھے کہ برباد نہ ہو جائے گلشن کا سکون
ناداں سمجھتے تھے کہ ہمیں قوت للکار نہیں آتی

جناب سپیکر! میں اس ضمن میں ایک اور عرض کرنی چاہوں گا کہ:

دستار کی ہر تار کی تحقیق ہے لازم
ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوا کرتا

جناب سپیکر! میں صرف زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ تمام دوستوں نے بہت سے موضوعات پر بات کی ہے۔ میں چونکہ خود ایک کسان اور کسان کا بیٹا ہوں اس لئے میں شعبہ زراعت کے حوالے سے بات کروں گا۔ جب میرے والد محترم اس ایوان کے ممبر تھے تو وہ بھی زراعت کے حوالے سے ضرور بات کیا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! میں ایک دو منٹ میں پی ٹی آئی حکومت کے پچھلے دو سال کا موازنہ سابق حکومت کے پانچ سالوں کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے تو کسان کو بہت زیادہ مراعات حاصل ہوئی ہیں۔ پنجاب کی چار بڑی فصلوں میں گندم، دھان، گنّا اور کپاس شامل ہیں۔ جب سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک کسان کو ان چاروں فصلوں کی صحیح قیمت ملی ہے۔

جناب سپیکر! تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ حکومت نے گنّے کا ریٹ -/180 روپے فی چالیس کلوگرام مقرر کیا اور کسان کو اسی ریٹ کے حساب سے گنّے کی قیمت ملی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ پیسے ملے ہیں۔ شوگر ملز ایسوسی ایشن کی طرف سے یہ figures جاری کی گئی ہیں کہ پہلی مرتبہ کسانوں کی جیبوں میں 60۔ارب روپے اضافی طور پر گئے ہیں۔ اس کا فائدہ غریب کسانوں کو ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ شوگر ملز مالکان کو اندازہ ہو گیا کہ اب مڈل مین survive نہیں کر سکتا۔ جب مڈل مین survive نہیں کرے گا تو پھر definitely اس کا فائدہ کسانوں کو جائے گا۔ اسی طرح کسانوں کو گندم کی بھی صحیح قیمت ملی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ گندم کی جو قیمت مقرر کی گئی تھی اسی قیمت پر حکومت نے گندم خریدی ہے اور کسانوں سے عزت کے ساتھ گندم خریدی گئی ہے۔

جناب سپیکر! جن لوگوں کی وجہ سے مہنگائی بڑھی تھی ان کو حکومت نے پکڑا ہے اور یہ اچھاstep ہے۔ اس وقت ملک میں عمران خان اور صوبہ پنجاب میں جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت ہے لہٰذا ہم مہنگائی اور قلت پیدا کرنے والے لوگوں کو پکڑ کر جیلوں میں ڈالیں گے اور انہیں نشان عبرت بنائیں گے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرأت نہ کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیصل حیات! بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں کیونکہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

مشیر برائے وزیراعلیٰ محکمہ لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب فیصل حیات): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں wind up کر لوں گا۔ جہاں میں حکومت کا نمائندہ ہوں وہیں مجھ پر اپنے حلقہ کے لوگوں کا بھی قرض ہے لہٰذا میں ان کے حوالے سے بات کرنے کے لئے آپ سے ایک منٹ مزید چاہوں گا۔

جناب سپیکر! مجھے COVID-19 کی وجہ سے حالات کی سنگینی کا اندازہ ہے لیکن میں وزیر خزانہ کو اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جو block allocation کر رہے ہیں اس میں جھنگ یونیورسٹی کا جو حصہ بنتا ہے وہ ضرور دیا جائے۔ میرے حلقے کا ایجوکیشن، ہیلتھ، اری گیشن اور زراعت کے حوالے سے جو حصہ بنتا ہے وہ دیا جائے۔ جھنگ کالج اور جھنگ ہسپتال کی missing facilities کو پورا کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ گلناز شہزادی! بات کریں گی۔

محترمہ گلناز شہزادی:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

وَالْعَصْرِ ۝۱ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝۲ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الصّٰلِحٰتِ وَ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝۳

جناب سپیکر! میں اپنی بجٹ تقریر کے آغاز میں ڈاکٹرز، نرسز، پیرا میڈیکس اور تمام front line warriors کو خراج تحسین پیش کرنا چاہوں گی کہ جنہوں نے COVID-19 pandemic میں اپنی ذمہ داریوں کو بہت احسن طریقے سے نبھایا ہے۔ اسی طرح جو وفات پا گئے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہوں اور جو کورونا وائرس سے infected ہیں ان کو اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خاموشی اختیار کریں۔ Order please, order in the House. پچھلے بنچوں پر جو معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے اگر باتیں کرنی ہیں تو مہربانی کر کے لابی میں چلے جائیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے مرکز اور صوبوں میں پی ٹی آئی کی حکومت نے تبدیلی کے نام پر نااہلی اور کرپشن کی جو داستان رقم کی ہے اس کی پاکستان ہسٹری میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

جناب سپیکر! اگر میں پنجاب کے حوالے سے بات کروں تو ہمارا پرانا پاکستان اور اس کے پرانے پنجاب کا GDP growth rate 6.5 percent تھا۔ بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نئے پاکستان کے اس صوبہ پنجاب میں اب GDP growth rate -0.4 percent ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! میری سمجھ سے باہر ہے کہ معزز حکومتی ممبران کس چیز کے قصیدے پڑھ رہے ہیں؟ اس وقت inflation rate یعنی مہنگائی کی شرح 13 فیصد سے زیادہ ہو چکی ہے، اشیاء خورد و نوش کا inflation rate 22 percent تک چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پرانے پاکستان میں یہی inflation rate 4 percent تھا۔اس کا موازنہ کریں تو حزب اختلاف کی طرف سے کی گئی ساری تنقید آپ کو درست لگے گی۔اگر آپ وائٹ پیپر کھول کر پڑھتے تو آپ کو بخوبی اندازہ ہو جاتا کہ آج انہوں نے جو figures دیئے ہیں اس میں جناب عمران خان کا بھیانک چہرہ unveil کیا گیا ہے۔وہ بڑے معصومانہ انداز میں غریب کی بات کرتے ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس بجٹ میں دیئے گئے figures کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں۔سال 19-2018 میں صوبہ پنجاب کے اندر 24.5 فیصد poverty increase ہوئی تھی جبکہ سال 20-2019 میں 58.8 فیصد لوگ غریب ہوئے ہیں۔پاکستان کی عوام سے ایک کروڑ نوکریاں دینے کا وعدہ کرنے والوں نے پنجاب میں 60 لاکھ افراد کو بے روزگار کر دیا ہے۔حکومتی ممبران کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ حزب اختلاف کے لوگ بار بار نیب نیب کی گردان کرتے ہیں۔ہم نیب نیب نہیں کرتے بلکہ جب آپ نااہلی دکھاتے ہیں، جب آپ کے پاس کچھ کرنے یا بتانے کو نہیں ہوتا تو پھر نیب کی صدا بلند ہوتی ہے۔اسی نیب کو as a tool استعمال کرتے ہوئے اپوزیشن کو target کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ wind up کر لیں۔ آپ کے پاس 30 سیکنڈ کا وقت ہے۔

محترمہ گلناز شہزادی: جی، بہتر ہے۔میں پوچھنا چاہوں گی کہ جنہوں نے یہاں پر بجٹ تقریر پڑھی ہے کیا وہ اس چیز کے اہل تھے کہ وہ پنجاب کے بجٹ کو represent کرتے؟ مسلم لیگ(ن) کے دور حکومت میں یعنی پرانے پاکستان میں میاں نواز شریف نے بہت سے زیادہ ترقیاتی کام کروائے ہیں۔ آپ جدھر بھی جائیں گے تو آپ کو میگا پراجیکٹس اور ان پر میاں محمد نواز شریف کے نام کی تختیاں لگی ہوئی نظر آئیں گی جو ان کی اہلیت، صداقت اور ان کی وطن سے محبت کی گواہی دیتی ہیں۔میاں محمد نواز شریف نے پاکستان میں بہت سے ہسپتال بنائے، انفراسٹرکچر کو بہت بہتر بنایا اور انہوں نے پاکستانی قوم کو بہت زیادہ deliver کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔اب آپ تشریف رکھیں۔وقت بہت کم ہے اور ابھی بہت سے معزز ممبران نے بات کرنی ہے۔جناب عمر تنویر!۔۔۔موجود نہیں ہیں۔جی، جناب واثق قیوم عباسی!

MR WASIQ QAYYUM ABBASI: Mr Speaker! Thank you. Can I request you to give me time for tomorrow because I am not prepared today?

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب واثق قیوم عباسی! آج ہم بجٹ بحث کو wind up کریں گے اس لئے کل آپ کس پر بات کریں گے؟ چلیں آپ بیٹھ جائیں۔ جی، میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا!

میاں محمد فرخ ممتاز مانیکا:

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے آج کے اس انتہائی اہم اجلاس میں بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ وقت کی کمی کے پیش نظر مختصراً الفاظ میں اپنا مدعا بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ اور اُن کی پوری ٹیم کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں جب کورونا کی وجہ سے صرف پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کی معیشت دباؤ میں ہے اور پاکستان پہلے ہی قرضوں کا مارا ہوا ایک غریب ملک تھا تو ان حالات میں ایک ٹیکس فری اور اس طرح کا surplus budget دینا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہے جس کے لئے میں، میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ کو دوبارہ مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں بہت سی گزارشات کرنا چاہتا تھا لیکن جس طرح ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں نے خصوصاً جناب صہیب احمد ملک اور ملک محمد احمد خان نے جو تقریریں کی ہیں اُن کا جواب دینے کا بڑا دل تھا لیکن اب وہ دونوں صاحبان موجود نہیں ہیں اس لئے بات کرنے کا فائدہ کوئی نہیں۔

جناب سپیکر! چاہیے تو یہ تھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے اس بجٹ پر کوئی مثبت تجاویز آتیں، اگر ہمارے اندر کوئی خامیاں تھیں تو اُن خامیوں کی نشاندہی کرکے اُن کا کوئی متبادل حل پیش کیا جاتا لیکن یہاں پر میں نے دیکھا ہے کہ تنقید کرنے اور بڑے غلط قسم کے الفاظ بولنے کے سوا

کوئی کام کی بات نہیں ہوئی۔ ہاں، حزب اختلاف کی جانب سے ایک ڈاکٹر صاحب کی تقریر سُن کر مجھے کچھ اچھا لگا ہے کہ انہوں نے کچھ positive باتیں کیں اور میڈیکل شعبے کے حوالے سے کچھ مثبت تجاویز دینے کی کوشش کی۔ ان کے علاوہ حزب اختلاف کے کسی بھی ممبر کی طرف سے اپنے حلقے کے بارے میں یا اس بجٹ کے حوالے سے کوئی مثبت بات سُننے کو نہیں ملی۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر اپنے حلقے کی کچھ گزارشات کرنا چاہوں گا۔ یہاں پر اورنج لائن ٹرین کے متعلق بڑی دھواں دھار تقریریں ہوئی ہیں تو مجھے 1970 کا وہ واقعہ یاد آجاتا ہے جب مجیب الرحمٰن اسلام آباد آکر سڑک پر لیٹ گیا تھا اور اُس نے کہا کہ مجھے ان سڑکوں سے پٹسن کی خوشبو آرہی ہے تو ہم جو جنوبی پنجاب بلکہ وسطی پنجاب کے دیہاتی علاقوں کے لوگ ہیں جب یہاں پر آکر دیکھتے ہیں کہ 300۔ ارب روپیہ صرف ایک منصوبے پر لگا دیا گیا جس سے زیادہ سے زیادہ چند ہزار نہیں تو کوئی لاکھ ڈیڑھ لاکھ لوگوں کو فائدہ ہوگا اور دوسری طرف جب ہم اپنی ٹوٹی سڑکیں، اُجڑے سکول، اُجڑے ہسپتال، ٹوٹے کھالے اور ٹوٹی نہریں دیکھتے ہیں تو ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ اورنج لائن ٹرین کی پٹڑی کے اوپر لیٹ کر کہیں کہ ہمیں اس میں سے اپنی گندم اور اپنے آلوؤں کی خوشبو آرہی ہے۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں پہلی دفعہ یہ ہو رہا ہے کہ بجٹ کو بانٹ کر دیا جارہا ہے۔ یقین کریں آج سے 16/15 سال پہلے جناب پرویز الٰہی کے دور میں ضلع پاکپتن میں جو سڑکیں بنی تھیں اُس کے بعد اُن سڑکوں کی مرمت کرنے کی بھی کسی نے کوشش نہیں کی۔ 17/16 سال بعد آکر اُن سڑکوں کی مرمت ہو رہی ہے۔ پاکپتن سے ایک انتہائی اہم سڑک جو دریائے ستلج کے پُل سے منچن آباد کی طرف جاتی ہے وہ اربوں روپے کا منصوبہ ہے، پُل بن گیا، آدھی سڑک جو منچن آباد میں آتی تھی وہ بھی بن گئی لیکن پاکپتن والی سائیڈ پر آٹھ کلومیٹر ٹوٹی سڑک کی وجہ سے وہ اربوں روپے کا منصوبہ ناکام اور ناکارہ ہوا پڑا ہے اور دس سال میں ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ اورنج لائن ٹرین پر 300۔ ارب روپیہ لگا دیا اور پاکپتن میں آٹھ کلومیٹر کی ایک سڑک نہیں بنا سکے۔ ہمارے حلقے میں سوئی گیس ہے اور نہ سڑکیں صحیح ہیں۔ میرے پورے حلقے میں لڑکوں یا لڑکیوں کا ایک بھی ڈگری کالج نہیں ہے اور یہاں پر

باتیں کی جاتی ہیں کہ ہم نے اورنج لائن ٹرین پر 300-ارب روپے ہی تو لگائے ہیں اس سے کیا فرق پڑ گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں وقت کی کمی کے پیش نظر صرف ایک تجویز دینا چاہتا ہوں کہ جناب پرویز الٰہی کی وزارت اعلیٰ کے وقت نہریں اور نالے پکے کرنے کی ایک سکیم شروع ہوئی تھی جو زمینداروں کے لئے بہت مفید تھی اور جن زمینداروں کو پانی کی کمی کی وجہ سے نقصان ہو رہا تھا اس سکیم کی وجہ سے اُن کو بہت فائدہ ہوا تھا لیکن بعد میں وہ سکیم بند کر دی گئی۔ براہ مہربانی اس سکیم کو بحال کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، جناب خالد محمود!

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے تاجدار ختم نبوت کا داعی ہونے کے ناتے جناب سپیکر پنجاب اسمبلی، اپنی بہن محترمہ خدیجہ عمر اور اس ایوان کے تمام ممبران کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے ختم نبوت پر بل پاس کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی COVID-19 کے حوالے سے جو ٹیم front line پر کام کر رہی ہے جس میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف، نرسز وغیرہ، ریسکیو 1122 والے بھی شامل ہیں میں اُن کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ تجویز بھی رکھتا ہوں کہ جو ڈاکٹرز اس وبا کے دوران شہید ہوئے حکومت اُنہیں کم از کم شہداء کی book میں شامل کرلے۔

جناب سپیکر! اب میں چند باتیں اپنے حلقہ شہر بورے والا کے حوالے سے بجٹ کے تناظر میں کروں گا۔ ابھی میرے ایک بھائی کہہ رہے تھے کہ شاید معزز ممبران حزب اختلاف نے بجٹ کی تقریر پڑھی نہیں۔

جناب سپیکر! میں نے بجٹ تقریر میں ایک لفظ دیکھا کہ وزیر خزانہ کہہ رہے تھے کہ COVID-19 کے حوالے سے ملکی حالات کی وجہ سے یہ وقت تقاضا کرتا ہے کہ ہم یکجا ہو کر اس کا مقابلہ کریں۔ انہوں نے یہ بات بالکل سچ کہی صرف یہ وقت تقاضا کرتا ہے لیکن تبدیلی سرکار کے یہ میرے بھائی اس بات کے بالکل متقاضی نہیں کہ ہم یکجا ہو کر سوچیں۔ اگر یہ یکجا ہونے کی بات

کرتے ہیں تو بتائیں کہ انہوں نے حزب اختلاف کی کون سی بات کو positive لیا اور معزز ممبران حزب اختلاف کو کون سے forum پر مدعو کیا؟ اس کے ساتھ ساتھ بجٹ تقریر کے ایک پیرے میں لکھا ہوا تھا کہ یہ شمولیاتی بجٹ ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ کون سی شمولیت، کس کی شمولیت، کون سی حزب اختلاف کو کسی نے on board لیا ہو، تاجروں کو لیا ہو، مزدوروں کو لیا ہو، کسان کو لیا ہو؟ اس بجٹ کی تقریر الفاظ کا گورکھ دھندہ ہے ان کو شعر کی صورت میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں:۔

چلتے ہیں دبے پاؤں کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اُس قوم کا حاکم ہی بس اُن کی سزا ہے

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اپنے شہر کے چند مسائل کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ ہمارے بورے والا شہر میں ٹی ایچ کیو ہسپتال کو میاں محمد شہباز شریف کے دور میں 60 beds سے اپ گریڈ کر کے 150 beds کا کیا گیا تھا وہاں پر بلڈنگ مکمل ہے، accessories پوری ہیں لیکن ان دو سالوں میں ہمیں 60 beds کا ہی بجٹ دیا جاتا رہا اور ہم 150 beds کے مریضوں کو 60 beds کے بجٹ سے چلا رہے ہیں۔ اُس ہسپتال کے لئے جو SNE demand کی گئی وہ بھی پوری نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میری مزید دو تین چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ میں ساتھ ساتھ یہ بتانا چاہوں گا۔ یہ وہ بات ہے جب راگ الاپا جاتا ہے کہ ہم نے COVID-19 کو قابو کرنے کے لئے یہ کر لیا اور فلاں کر لیا۔ میرے شہر بورے والا کا نور حسن نامی شخص آج سے چار دن پہلے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال وہاڑی میں کورونا کی وجہ سے refer کیا گیا لیکن ڈی ایچ کیو کی حالت یہ تھی کہ وہاں ventilator موجود تھا لیکن ڈاکٹر کے پاس اس کو چلانے کے لئے operator موجود نہیں تھا۔ یہ تبدیلی سرکار کی good governance ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! صرف دو منٹ مزید دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اتنا ٹائم نہیں ہے کیونکہ مزید سپیکر بھی ہیں۔ آپ آخری دس سیکنڈ میں بات ختم کرلیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! ایک دو باتیں ہیں جو ایک منٹ میں cover کرلیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی کریں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! ہمارے شہر میں پبلک ہیلتھ کی ایک سکیم میاں محمد شہباز شریف کی گورنمنٹ نے دی تھی جو ٹوٹل 36 کروڑ روپے کی تھی۔ اس سکیم پر پچھلے تین سال میں 24 کروڑ روپیہ لگایا گیا لیکن اس تبدیلی سرکار نے پچھلے دو سال سے وہاں ایک روپے کا کام نہیں کروایا۔ پچھلے سال کے بجٹ میں جو پیسے دیئے گئے اس میں سے تین ملین واپس lapse کروالئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میری بات مکمل ہو لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ نے بہت ٹائم لے لیا ہے۔ جی، جناب عمر فاروق!

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق):

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ 21-2020 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ملک میں جو کورونا کی وبا آئی ہوئی ہے اس سے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت، اپنے فضل و کرم سے اور حضور ﷺ کے صدقے نجات عطا فرمائے۔ آمین

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ، فنانس سیکرٹری اور ان کی ٹیم کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں انہوں نے عوام دوست بجٹ پیش کیا ہے۔ وزیر اعظم جناب عمران خان نے کورونا وبا کی وجہ سے پاکستان کے غریب لوگوں کے لئے 1240۔ارب روپے کا relief package دیا ہے جو نہ صرف پاکستان کی تاریخ بلکہ ایشیاء کی تاریخ کا سب سے بڑا relief package ہے۔ اسی طرح 55۔ارب روپے سے پنجاب کے 45لاکھ خاندانوں کی جو مدد کی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کا شکر گزار ہوں اور خراج تحسین پیش کرتے ہوئے۔ یہ امید کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ ہمیشہ غریب خاندانوں کی مدد کرتے رہیں گے۔ میں یہاں اپوزیشن ممبران اسمبلی کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ جناب عثمان احمد خان بزدار خدا ترس اور پنجاب کی غریب عوام کے خیر خواہ ہیں۔ وہ شعبدہ بازی اور خالی بیان بازی کرنے والی شخصیت نہ ہیں بلکہ وہ عمل کرکے کام کرنے والی شخصیت ہیں۔ ایماندار وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس بجٹ میں عوام کو ٹیکس ریلیف کا package دیا اور ساتھ اخراجات میں کمی، کفایت شعاری، معاشی استحکام اور ترقی کو ترجیح دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جناب عمران خان کے وژن کو آگے بڑھاتے ہوئے پنجاب بھر میں صحت انصاف کارڈ فراہم کئے جس کے ذریعے ہر شہری کو مفت سہولیات میسر آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ wind up کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی پنجاب نے ماضی میں جنوبی پنجاب بنانے کے لئے دو قراردادیں منظور کیں لیکن نتیجہ صفر نکلا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عمر فاروق! اپنی بات wind up کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیر اعلیٰ محکمہ امور نوجواناں و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، دو منٹ کا وقت نہیں ہے۔ مزید ممبران نے بھی بات کرنی ہے۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ محکمہ امور نوجوانان و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! ابھی پانچ منٹ پورے ہی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے پانچ منٹ ہو چکے ہیں بہر حال اپنا point of view جلدی بیان کریں۔

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ محکمہ امور نوجوانان و کھیلیں (جناب عمر فاروق): جناب سپیکر! انہوں نے جنوبی پنجاب بنانے کے لئے دو قراردادیں منظور کیں لیکن نتیجہ صفر نکلا۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت نے جنوبی پنجاب کی عوام سے وعدہ کیا کہ ان کے لئے الگ صوبہ بنایا جائے گا اور اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے سالانہ میزانیہ میں جنوبی پنجاب کی ترقی کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھ دی ہے۔ اس کے علاوہ جنوبی پنجاب سیکرٹریٹ کے قیام کی منظوری دے دی ہے جو یکم جولائی 2020 سے فعال ہو جائے گا۔ اس سیکرٹریٹ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی کی اسامیاں بھی تخلیق کر دی ہیں۔ سابقہ حکومت نے اربوں روپے کے قرضے لے کر اس ملک عزیز کو مقروض کر رکھا تھا لیکن جب پی ٹی آئی کی حکومت آئی تو سرکاری خزانے میں ان قرضوں کی قسط ادا کرنے کے لئے پیسے موجود نہیں تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عمر فاروق! بہت شکریہ آپ کا point of view آ چکا ہے۔ تشریف رکھیں۔ جناب الیاس چنیوٹی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، جناب محمد یوسف!

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ اس دفعہ حکومت نے جو بجٹ پیش کیا ہے اس میں حکومت بڑی بے بس نظر آئی ہے۔ اس بجٹ میں ان کی نااہلی، نالائقی اور incompetence show ہو رہی تھی۔ یہ بجٹ عوامی امنگوں کی ترجمانی نہیں کرتا اس لئے میں اسے مسترد کرتا ہوں۔ یہ تبدیلی سرکار جو نعرہ لگا رہی تھی کہ ہم آپ کو نیا پاکستان دیں گے لیکن جنوری 2020 میں لوگوں کو ٹماٹر نہیں مل رہے تھے، فروری میں چینی نہیں مل رہی تھی، مارچ میں آٹا نہیں مل رہا تھا، اپریل میں لوگ آپس میں مل نہیں رہے تھے

اور مئی میں ہسپتالوں میں بیڈ نہیں مل رہے تھے جبکہ جون میں اب عوام کو پٹرول نہیں مل رہا۔ دنیا میں پٹرول کی قیمتیں رُل گئی ہیں لیکن اس تبدیلی سرکار نے پاکستانی عوام کو رول دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اب زراعت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ کسان پاکستانی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے ملک کی 70 فیصد آبادی اس کاروبار سے منسلک ہے لیکن جس طرح انہوں نے زراعت میں تباہی کی ہے اس سے ہمارے خادمِ اعلیٰ کا پھلتا پھولتا پنجاب تباہ ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب آپ wind up کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! ابھی پانچ منٹ پورے نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب محمد یوسف: ابھی نہیں ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اپنی بات جلدی کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! کسان کے لئے interest free loan اور گرین ٹریکٹر سکیم تھی جن کو ختم کر دیا گیا ہے۔ آبپاشی کے existing system کے لئے 80۔ارب روپے چاہئیں تاکہ کسان کو پانی مل سکے لیکن اس کے لئے صرف 24۔ارب روپے رکھے گئے ہیں اور اس میں ڈویلپمنٹ سکیمیں بھی دے دی گئی ہیں۔ کسان کے لئے ٹڈی دَل عذاب بن کر اترا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح آپ دیکھیں کہ ہیلتھ اور ایجوکیشن کی داعی حکومت آج کس جگہ پر کھڑی ہے، یہ ہیلتھ میں کوئی کردار ادا کر سکی ہے اور نہ ہی ایجوکیشن میں کچھ کیا ہے۔ کورونا وائرس نے ان کو گھیرا ہوا ہے اور چار ماہ سے کھینچ کر اس کو لے آئے ہیں۔ جب یہ ٹی وی پر آتے ہیں تو اپنے قصیدے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے حلقے کے حوالے سے دو تین باتیں کر کے wind up کر دیتا ہوں۔ میرے حلقے میں تین روڈ ہیں EB/118 اڈا کوارٹر تا ڈھلن بنگلہ جس کا ADP No. 3912 ہے لیکن یہ سکیم بجٹ سے نکال دی گئی ہے جبکہ بیس کلو میٹر روڈ بن چکا ہے

اور اس میں اٹھارہ کلو میٹر روڈ بننے والا ہے۔ میرے خیال میں بائی پاس گلو سکیم کے سارے پیسے خرچ ہو چکے ہیں اور صرف 40 لاکھ روپے کی ضرورت ہے جس کی وجہ سے یہ سڑک مکمل نہیں ہو سکی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آسیہ امجد!

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں پنجاب حکومت اور وزیر خزانہ کو اس ملکی صورتحال میں ایک نہایت ہی مناسب اور عمدہ بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دیتی ہوں۔

جناب سپیکر! باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے انتہائی مختصر الفاظ میں بیان کروں گی۔ بہت ساری باتیں ہوئیں، تنقید برائے تنقید ہوئی، ان نامساعد حالات میں جبکہ ہمیں ایک یونٹ ہو کر سوچنا چاہئے تھا، ہمیں پاکستان کا سوچنا چاہئے تھا اور پارٹیوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اپوزیشن نے بہت ساری باتیں کیں، ہم پر تنقید ہوئی اور ہماری ایک محترمہ نے آج کہا کہ ان کے کپتان صاحب لہک لہک کر بات کرتے تھے جبکہ وہ بھول رہی ہیں کہ ان کی اتحادی جماعت کے جو چیئرپرسن اور چیئرمین ہیں لہرانا، بل کھانا اور لہک لہک کر باتیں کرنا ان کا کام ہے اور وہ کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب صہیب احمد ملک نے بڑے جوش میں آ کر خطاب کیا اور ان کے خطاب سے لگ رہا تھا کہ آج تو وہ دھرتی ہلا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ "ہماری قیادت نے کہا کہ سمندر سے گیس نکالیں گے" وہ تو نکل آئے گی لیکن جو ہم نے ان کی جماعت یعنی شریف برادران کی گیس نکالی ہے ناں پہلے تو وہ اس کو دوبارہ سے refill کریں جو کہ ہم نہیں ہونے دیں گے۔ جناب سمیع اللہ خان نے پہلے دن بڑی شاعری کی جس میں انہوں نے "گنجوں" کا بھی ذکر کیا تو اِدھر تو الحمدللہ گنجے نہیں ہیں اس لئے پہلے اپنے گنجوں کا ذرا خیال کریں کہ وہ آج کل کہاں ہیں اور ان کے متعلق بات کریں۔

جناب سپیکر! تنقید کے لئے علم کا ہونا بہت ضروری ہے جبکہ نکتہ چینی کرنے کے لئے جہالت ہی کافی ہے جو کہ دوسری طرف سے ہمیں نظر آ رہی ہے۔ ابھی بھی اپوزیشن کے ایک بھائی نے کہا کہ جھنگ کے ممبران چاہے وہ حکومتی بنچز سے ہوں یا اپوزیشن بنچز سے، سارے نااہل اور

نالائق ہیں تو ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ حکومتی بنچز پر جو جھنگ سے نمائندے ہیں وہ تو بہت اہل اور بہت لائق ہیں ان کی طرح نالائق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! تنقید ضرور کریں لیکن اس کو اس طریقے سے نہ لے کر چلیں جس میں ملک کا نقصان ہو اور اس قوم کا نقصان ہو۔ آئیں ہمارے ساتھ بیٹھیں اور جہاں ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کچھ بہتری کے لئے تجاویز پیش کر سکتے ہیں تو وہ تجاویز دیں اور صرف بحث برائے تنقید نہ کریں۔ بجٹ کی کاپیاں پھاڑنا یا اس طرح کی شعبدہ بازی کرنا انہیں زیب نہیں دیتا۔ وہ بس آتے ہیں اپنی تقریر کی اور نکل گئے۔ انشاء اللہ پاکستان ترقی کرے گا اور بہت ہی عمدہ طریقے سے آگے جائے گا۔ اس کورونا وبا میں ہمیں ایک ہو کر رہنا ہے، اس ملک کا سوچنا ہے اور اپنی پارٹیوں سے بالاتر ہو کر اپنے ملک کا سوچنا ہے کیونکہ سیاست کرنے کے لئے ساری زندگی پڑی ہے۔ ابھی فی الحال اس ملک کے لئے سوچیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! Speeches کے لئے تو میرے پاس بہت زیادہ نام ہیں لیکن وقت کی کمی ہے اور جتنی تقاریر ہو چکی ہیں تو اس پر wind up speech کے لئے on behalf of the Finance Minister میاں محمد اسلم اقبال دعوت دوں گا کہ وہ wind up speech کریں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

تمام تر تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور تمام تر درود پاک نبی رحمت ﷺ کے لئے جن کی خاطر یہ جہاں بنایا گیا بے شک۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے جس تحمل مزاجی کے ساتھ تمام دوستوں کو وقت دیا، معزز ممبران حزب اختلاف اور حکومتی بنچز کے تقریباً تمام ممبران کو آپ نے موقع دیا تاکہ بجٹ کے حوالے سے اپنی مثبت تجاویز دیں اور حکومت میں بیٹھے ہوئے ممبران اور کابینہ ارکان ان تمام معاملات کو بہتر انداز میں دیکھ سکیں کہ کس طرح سے ہم نے آگے کی طرف لے کر چلنا ہے۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں کامیابی کے ساتھ اس معزز ایوان کے سامنے بجٹ 21-2020 پیش کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس بجٹ کے حوالے سے میڈیا کے اندر پنجاب کے ٹیکس فری بجٹ کے حوالے سے جو آرٹیکلز لکھے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت کی عوام دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ہر چینل نے، ہر اینکر پرسن نے اور آرٹیکل لکھنے والوں نے اس بجٹ کو مثبت بجٹ قرار دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بجٹ تاریخی اعتبار سے ایک مشکل بجٹ تھا۔ 21-2020 کے بجٹ میں وزیر خزانہ بھی اپنی تقریر کے اندر اس چیز کا تذکرہ کر چکے کہ مشکل حالات میں مشکل بجٹ پیش کیا گیا لیکن جس طرح سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے وزیر خزانہ، چیئرمین پی اینڈ ڈی، سیکرٹری فنانس وان کی ٹیم اور کیبنٹ ممبران نے بڑی محنت کے ساتھ خاص طور پر عام آدمی جو دہاڑی دار ہے، جو daily wager ہے اس کا کس طرح سے خیال رکھا۔ اس بجٹ کے اندر کس طرح سے ان تمام معاملات کو آگے کی طرف لے کر چلے تاکہ آنے والے وقت میں اور COVID-19 کے اس مشکل دور میں اس وبا سے نمٹنے کے لئے کس طرح سے جو رعایتیں ہیں وہ عام آدمی کو بزنس کے حوالے سے بھی دی جائیں تاکہ بہتر انداز میں کاروبار آگے چلیں۔ اس مقصد کے لئے ہم نے تقریباً 56۔ ارب روپے کا تاریخی tax free package دے کر اپنی معاشی ترقی کی راہ ہموار کی ہے۔ اس میں بورڈ آف ریونیو کے حوالے سے 35۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے حوالے سے 11۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے۔ پنجاب ریونیو اتھارٹی کے حوالے سے تقریباً 10۔ ارب روپے کا ریلیف دیا گیا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہے کہ ملک کے اندر اور خاص طور پر پنجاب کے اندر جو economic activities ہیں وہ بہتر انداز میں آگے کی طرف بڑھیں۔

جناب سپیکر! لیڈر آف دی اپوزیشن، ان کے باقی دوستوں کی طرف سے جو سوالات اٹھائے گئے اور جن ممبران نے بحث کے دوران جو تجاویز دی ہیں تو میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے حوالے سے بات کی گئی کہ وہاں اخراجات پہلے کی نسبت زیادہ ہیں تو میں ان کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ انہوں نے جو کہا تھا کہ وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ کے اخراجات میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا تو یہ ان کی بات درست نہ ہے۔

جناب سپیکر!اس حوالے سے آپ کے سامنے کچھ حقائق رکھنا چاہوں گا تا کہ آپ اس کو دیکھ سکیں۔وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ میں سابقاادوار میں جو پیسے استعمال کئے جاتے رہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتا چلوں کہ انہوں نے2013سے2018 کے دوران تقریباً ایک ارب61 کروڑ 26 لاکھ روپے اور پھر2013سے 2018 تک2۔ارب 92 کروڑ64لاکھ روپے یعنی کل4۔ارب 53کروڑ91لاکھ روپے وہاں خرچ کئے لہٰذا میں ان کی تصحیح کر رہا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے موجودہ سیکرٹریٹ کے جو اخراجات ہیں۔ان کے ادوار کی نسبت نہ صرف کم ہیں بلکہ 7کلب جو حکومت کا ایک دیا ہوا گھر ہے وہی ان کا کیمپ آفس ہے،وہی ان کا گھر ہے۔ان کے کوئی چھ کیمپ آفسز نہیں ہیں ان کا صرف ایک کیمپ آفس ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!جب پچھلے ادوار میں ذاتی گھروں کے ارد گرد چار دیواریاں کرانے کے لئے جو فنڈز استعمال کئے گئے وہ غریب عوام کی خون پسینے کی کمائی تھی۔اپنے ذاتی گھر کی چار دیواری کرانے کے لئے،وہاں کیمرے لگانے کے لئے اور وہاں پر لائٹیں لگانے کے لئے تقریباً72 کروڑ روپیہ استعمال کیا گیا۔نہ صرف یہ بلکہ تقریباً2900 پولیس کی نفری مختلف شفٹوں میں ڈیوٹی کیا کرتی تھی۔اگر وہ اخراجات بھی جمع کئے جائیں تو اربوں روپیہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر!کیا ان سے پوچھنا ہمارا حق نہیں بنتا کہ اگر عوام کے خون پسینے کی کمائی سے آپ نے کس طرح اپنے ذاتی گھر کی چار دیواری کی،کیا یہ ہمارا پوچھنے کا حق نہیں ہے کہ 3000 پولیس کے جوان آپ کے گھر کے باہر ڈیوٹی کیا کرتے تھے اور کیا ان سے یہ بھی نہ پوچھیں کہ آپ کے چھ چھ کیمپ آفسز کے اخراجات غریب عوام کی جیبوں سے جاتے تھے؟بات آپ اشرافیہ کی کرتے تھے اور سب سے بڑے اشرافیہ کے طور پر آپ کا رہن سہن نظر آتا تھا کیا یہ پوچھنا ہمارا گناہ ہے اگر ہم ان سے یہ سب کچھ پوچھیں تو پھر یہ کہتے ہیں کہ تبدیلی سرکار کیا کر رہی ہے؟یہی تبدیلی ہے کہ تبدیلی سرکار نے آپ کو آپ کا چہرہ دکھایا ہے کہ یہ اخراجات تھے جو آپ کرتے رہے ہیں اور غریب عوام کو اس طرح سے لوٹتے رہے ہیں۔یہاں اپوزیشن کے ممبران بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر!میں آپ سے گزارش کروں گا،یہاں اپوزیشن میں شاہ صاحب تشریف رکھتے ہیں میں ان سے گزارش کروں گا کہ کل یہ قرارداد لے کر آئیں،پنجاب کے اندر 40 شوگر ملیں چل رہی ہیں یہ قرارداد لے کر آئیں کہ جن شوگر ملوں نے آج تک عوام کے بقایاجات نہیں

دیئے ان کے نام ہم یہاں روسٹرم پر کھڑے ہو کر لیتے ہیں۔ 78 کروڑ روپے کسانوں کا مارا ہوا ہے۔ یہاں سب کے پیٹ میں کسان کا درد ہے لیکن جب شوگر کین کے پیسے دینے کی باری آتی ہے تو کوئی زبان نہیں کھولتا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: آپ قرارداد لے آئیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں قرارداد لے آتا ہوں آپ سارے سپورٹ کریں۔ آپ مشترکہ طور پر کریں تاکہ آپ کو پتا چلے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: پلیز! منسٹر صاحب کو کوئی interrupt نہ کرے، ان کو بات کرنے دیں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب چیئرمین! ہم نے Austerity Committee کے حوالے سے نئی گاڑیوں کی خریداری پر بھی ban لگائے رکھا اور ابھی تک ban ہے۔ جہاں پر بہت ہی زیادہ ضروری چیزیں چاہئے ہوتی ہیں انہی کو لے کر آتے ہیں۔ Austerity Committee کے تحت تقریباً ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد کی بچت کی گئی۔

جناب سپیکر! ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ غریب عوام کا پیسا کس جگہ پر صحیح انداز میں خرچ ہونا چاہئے۔ یہاں پر COVID-19 کے حوالے سے بھی بات کی گئی، میں اس پر تھوڑی سی بات کرلوں۔ اس سے پہلے preventive health کے حوالے سے بات کی گئی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہاں اپوزیشن کی طرف سے جو figures دیئے گئے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہیں۔ رواں مالی سال میں حفظان صحت کے لئے 10- ارب 21 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی جس کو آئندہ مالی سال کے لئے تقریباً 10- ارب 84 کروڑ روپے رکھا ہے۔ ٹی بی، ہیپاٹائٹس، ایچ آئی وی، ایڈز، انفیکشن، موذی اور غیر موذی بیماریوں کی روک تھام کے لئے یہ تمام رقم بجٹ کے اندر رکھی گئی ہے۔ COVID-19 سے نپٹنے کے لئے 13- ارب روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے اور یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے ممبران نے بات کی کہ اللہ نہ کرے کہ کوئی COVID-19 کے دوران اپنی خدمات سرانجام دیتے ہوئے شہید ہو جاتا ہے تو اس کے لئے حکومت کو چاہئے package رکھے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کورونا وارڈ میں تعینات،

پیرا میڈیکل سٹاف اور جتنا بھی عملہ ہے ان کو ایک تنخواہ تو اعزازیہ کے طور پر دی جا رہی ہے لیکن اللہ نہ کرے خدانخواستہ اگر کوئی اس وبا کے دوران کام کرتے ہوئے اللہ کو پیارا ہو جائے تو اس کے لئے شہید package کا اعلان کیا گیا ہے جو 40 لاکھ روپے سے ایک کروڑ روپے تک ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! تعلیم کے حوالے سے بات کی گئی، صحت کے حوالے سے بات کی گئی۔ ہم اس کا تھوڑا سا comparison کر لیتے ہیں۔ انہوں نے آخری بجٹ 18-2017 میں figures کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور تقریباً 635۔ارب روپے کا بجٹ announce کیا تھا۔ اگر اس کی utilization دیکھی جائے تو وہ 64 فیصد تھی۔ یہ سارے پراجیکٹس بنا کر چلے گئے، سکیمیں ڈال کر چلے گئے کیونکہ انہیں پتا تھا، ان کو حالات وواقعات اور عوام کی آواز جو ان کے کانوں تک آ رہی تھی انہیں سمجھ آ رہی تھی کہ انہوں نے حکومت میں نہیں آنا۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ زیادہ سے زیادہ بجٹ بنا کر صرف ان کو دکھا دیا جائے اور سکیمیں ڈال دی جائیں۔ ہماری حکومت نے کم ظرفی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ان کی 5550 ongoing سکیمیں تھیں جو ہم نے take up کی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نے بڑے ظرف کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں 5550 سکیموں کی بات کر رہا ہوں اور ان کا ظرف یہ تھا کہ جب ہمارا پہلا دور تھا تو انہوں نے ہمارے علاقوں کے پراجیکٹس بند کر دیئے تھے جس کی detail میں نے پہلے بھی بتائی ہے۔ انہوں نے ہماری ایک سکیم کو پورا نہیں کیا جبکہ یہ ساری سکیمیں عوام کے لئے تھیں۔ ان میں کوئی ہسپتال تھا، کوئی ڈسپنسری تھی، کوئی سکول تھا، کوئی کالج تھا اور کوئی پینے کے پانی کی سکیم تھی۔ ان سے ایک سکیم بھی برداشت نہیں ہوئی۔ کیا یہ ہماری حکومت کا ظرف نہیں ہے، ہمارے پاس بھی چانس تھا، ہماری کیبنٹ تھی اور سارا ہاؤس تھا۔ ہمارا دل بھی کرتا ہے کہ ہم اپنے ایم پی ایز، ایم این ایز کو کروڑوں روپے کے فنڈز دیں اور کہیں کہ اپنے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کریں لیکن چونکہ ان سکیموں پر عوام کی خون پسینے کی کمائی خرچ تھی اس لئے ہم نے اس کو take up کیا اور ہم نے 5550 سکیموں کو نہ صرف carry کیا بلکہ ان کے لئے فنڈز بھی مہیا کئے ہیں۔ وہ سکیمیں تقریباً 1540 بلین کی تھیں اور ان کے لئے ابھی ہم نے 766 بلین روپیہ دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا ظرف تھا کہ وہ اس کو لے کر چلی ہے۔

جناب سپیکر! تعلیم اور صحت کے شعبوں کو شروع دن سے ہی ہم نے اپنی اوّلین ترجیح پر رکھا ہے۔ اب ہم ان کا بھی موازنہ کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! سابقہ دور میں مالی سال 18-2017 میں شعبہ تعلیم کے لئے 320۔ ارب روپے رکھے گئے جبکہ اپنے دو سالہ دور میں یہ اخراجات 320 سے 378۔ ارب روپے تک بڑھائے گئے یعنی کہ اس میں ہم نے 18 فیصد اضافہ کیا ہے۔ اسی طرح صحت کے حوالے سے 18-2017 میں 206۔ ارب روپے خرچ کئے گئے جبکہ ہم 206 سے 262۔ ارب روپے تک اس کے بجٹ کو لے کر گئے۔ یہ figures ان کے سامنے ہیں جو کتابیں چھپی ہیں اس میں سے دیکھ لیں۔ اس میں ہم نے 27 فیصد اضافہ کیا اور انہوں نے 635۔ ارب روپے میں سے 206۔ ارب روپے رکھا تھا جو ان کا ڈویلپمنٹ بجٹ تھا اور جو ہمارا بجٹ ہے اس کو بھی ضرور دیکھا جائے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے یہاں پر دوستوں نے بات کی۔ جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہماری حکومت نے جو اقدامات کئے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ جنوبی پنجاب کا بجٹ جو کتابوں کے اندر دکھایا جاتا تھا وہ استعمال نہیں کیا جاتا تھا۔ یہ آپ کو بھی بخوبی اندازہ ہے۔ وہ بجٹ صرف اور صرف کتابوں کی حد تک اور دکھانے کی حد تک تھا لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار اور ساری کیبنٹ نے یہ کیا کہ جتنا بجٹ ہم نے رکھا اس بجٹ پر یہ کہا گیا کہ یہ بجٹ صرف اور صرف جنوبی پنجاب کے لئے ہے اور اس کو کسی دوسری جگہ پر استعمال نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اور صرف انہی اضلاع میں استعمال ہو گا جن اضلاع کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس کی مثال پنجاب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان کا جنوبی پنجاب کا ڈویلپمنٹ بجٹ 16 سے 17 فیصد ہوا کرتا تھا۔ آج وہ بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے 35 سے 36 فیصد ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے لئے اور ان کے مسائل کے حل کے لئے بہت جلد ایڈیشنل چیف سیکرٹری اور ایڈیشنل آئی جی کی زیر نگرانی سیکرٹریٹ کے 16 محکموں کو فعال کرنا انشاءاللہ جنوبی پنجاب کے باسیوں کے لئے ہماری حکومت کی طرف سے ایک یادگار تحفہ ہے۔

جناب سپیکر! جنوبی پنجاب میں ہماری حکومت کے ترقیاتی پروگراموں کو آگے بڑھانے کے لئے میں کچھ ڈویلپمنٹ کے پروگرام آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، 500 بیڈز پر مشتمل نشتر ہسپتال II کی تعمیر کا آغاز، راجن پور اور لیّہ میں زچہ بچہ کے

لئے 200 بیڈز کے ہسپتال کی تعمیر، رحیم یار خان میں 500 بیڈز کے شیخ زاید ہسپتال II آئندہ مالی سال کے رکھا گیا ہے۔ غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان، تھل یونیورسٹی بھکر، نادرآباد پھاٹک flyover کی تعمیر، زین چوکی والا تا بھارتی سڑک کی تعمیر، لیہ تا چوک اعظم دو رویہ سڑک کی تعمیر، اوچ شریف تا احمد پور دورویہ سڑک کی تعمیر جیسے ترقیاتی منصوبے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ جن کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Ease of doing business کے حوالے سے بھی حکومت نے ایک بڑا جامع پروگرام بنایا۔ آپ نے پچھلے سال میں دیکھا ہو گا کہ ہماری جو Ease of doing business کے حوالے سے ranking تھی وہ 137 نمبر پر تھی۔ الحمدللہ اب وہ 108 نمبر پر ہے اور اس سال انشاءاللہ ہم کوشش کریں گے کہ وہ 80 کے قریب لے کر آئیں۔ ہم اس مقصد کے لئے مقامی حکومت کو 60 کروڑ روپے کا ٹیکس relief package مہیا کر رہے ہیں جس میں عام چھوٹا آدمی، کاروباری آدمی جس کو اپنی رجسٹریشن کے لئے مختلف فائلیں اٹھا کر مختلف دفاتر میں جانا پڑتا ہے ہم اس ٹیکس کو ختم کر رہے ہیں جس کا اعلان منسٹر فنانس نے اپنی تقریر میں کیا۔ اس سے انشاءاللہ تعالیٰ Ease of doing Business کو فروغ ملے گا۔ اگلی بار اقلیتوں کے حقوق کی پاسداری کے لئے اس پاکستان کے آئین کے اندر وہ تمام چیزیں درج ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ دعویٰ کیا گیا کہ سابقہ حکومت نے اپنے آخری بجٹ میں ایک ارب 60 کروڑ روپے رکھے جو کہ ایسا نہیں ہے اگر آپ اس بجٹ کو پڑھیں تو اس میں آدھی رقم بھی نہیں بنتی لیکن ہم نے اقلیتوں کے حقوق کے لئے اور ان کے Churches، مندر اور گرجا گھروں کی جو بھی ڈویلپمنٹ ہے اس کو کرنے کے لئے مختلف علاقوں میں جہاں وہ رہتے ہیں، سیوریج، واٹر سپلائی اور تمام چیزوں کو مکمل کرنے کے لئے حکومت نے تقریباً 1500 ملین روپے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر ٹڈی دل کے حوالے سے بات کی گئی بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس سے فصلوں کا نقصان ہوا ہے لیکن حکومت نے بروقت اقدامات کرتے ہوئے اور اس کے دوران بھی ہمارے دو پائلٹس شہید بھی ہوئے جب ٹڈی دل کا حملہ ہوا تو وہ جو سپرے کرنے والا

جہاز تھا اس جہاز میں ہمارے دو پائلٹس اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ہم نے locus کے لئے تقریباً 4۔ارب روپیہ رکھا ہے جو کہ پی ڈی ایم کی طرف سے بھی تقریباً ایک ارب روپیہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ انشاءاللہ اس میں جو رقم مختص کی گئی ہے اس سے اس وبا پر اس ٹڈی دل کے سلسلہ پر قابو پانے کے لئے انشاءاللہ تعالیٰ یہ کافی ہوگی۔

جناب سپیکر! یہ بھی معزز اپوزیشن کی طرف سے فرمایا گیا کہ پاپولیشن کنٹرول اور خواتین کے شعبہ بہبود پر توجہ نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ kindly جب آپ تقریر کر رہے ہوں، آپ تو بہت بڑا بجٹ بنانے والے تھے آپ ذرا ان اپنی کتابوں کو نکال کر تھوڑا سا پڑھ لیتے تو آپ کو clear ہو جاتا کہ اس حکومت میں کتنے پیسے رکھے گئے ہیں اور آپ نے کتنے پیسے رکھے۔ آپ نے 0.24 فیصد رکھا تھا ہم نے 0.48 فیصد رکھا۔ آپ ذرا اس کو پڑھ لیں تاکہ آپ کو clear ہو جائے کہ ہم نے اس شعبہ کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر فارم ٹو مارکیٹ روڈز کا بڑا ذکر کیا گیا کہ ہم نے بڑا پہاڑ مارا ہے اور ہماری سڑکیں ایسی ہیں کہ غریب آدمی اس پر سو بھی سکتا ہے بلکہ اس پر بیٹھ کر کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ اس طرح کی باتیں مجھے سننے کو ملیں۔

جناب سپیکر! اگر اس کے پاس گھر نہیں ہے تو جس طرح اورنج لائن ٹرین کے اندر ہم جا کر ریسٹ بھی کر سکتے ہیں، بڑا کچھ کر سکتے ہیں، COVID کے patient کو ادھر admit کروا سکتے ہیں اور بھی بڑے معاملات ہیں اگر اللہ نہ کرے کسی کو کوئی موذی مرض ہے تو وہ اورنج لائن ٹرین سے help لے سکتا ہے۔ آج کے دور کے مطابق وہ ٹیکنالوجی آئی ہے کہ 300۔ارب روپے سے جو پراجیکٹ شروع کیا گیا ہے وہاں پر ہر مسائل کا حل موجود ہے۔

جناب سپیکر! کسان کا بھی ہے، صنعتکار کا بھی ہے، ایم پی ایز، ایم این ایز کا بھی ہے اور عام لوگوں کا بھی ہے اس کو ضرور دیکھا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ان کے دور میں 15-ارب روپے فارم ٹو مارکیٹ روڈز کے لئے رکھا گیا۔ ہم نے 16-ارب روپیہ رکھا ہے اور آئندہ مالی سال کے لئے جو Punjab Economics Stimulus کے تحت تقریباً مزید 10-ارب روپے رکھے یعنی ٹوٹل تقریباً 26-ارب روپیہ بنتا ہے جو ان تمام کاموں کے لئے رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! روزگار کے حوالے سے بات ہوئی۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا ایک ادارہ پنجاب سمال انڈسٹری کارپوریشن، ابھی پچھلے دنوں سکیم کو منظوری کی طرف لے جا رہے ہیں وہ تقریباً پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا ٹائم دس منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس میں جو پنجاب سمال انڈسٹری ہے چھوٹے روزگار کے لئے چھوٹے قرضوں کے لئے ایک لاکھ سے پانچ لاکھ اور پانچ سے بیس لاکھ اور بیس سے پچاس لاکھ تک کے لئے نرم شرائط پر بالکل ایک سے دو فیصد پر، تاکہ جن کا کاروبار ہے، COVID-19 business existence کی وجہ سے drop ہو رہا ہے وہ کس طرح سے اس بزنس کو stand کر سکتے ہیں اور جو نیا کوئی بزنس میں شامل ہو کر کچھ کرنا چاہ رہا ہے، ہمارے ٹیکنیکل یونیورسٹیوں اور کالج سے بچے بچیاں اور اس کے علاوہ جو آ رہے ہیں ہم ان کو کس طرح سے سپورٹ کر سکتے ہیں اس کے لئے حکومت پنجاب نے تقریباً 9.5-ارب رکھے ہیں لیکن مختلف banks کے ساتھ مل کر اس رقم کو ہم تقریباً 25-ارب تک لے جا رہے ہیں۔ اگلے ہفتے اس سکیم کو ہم announce کرنے جا رہے ہیں تاکہ جو چھوٹا کاروبار کرنا چاہتا ہے اُس کو ایک اور دو فیصد شرح پر قرض ملے۔ پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں ہوا کہ ایک اور دو فیصد کے اوپر چھوٹے کاروبار کرنے والوں کو اس طرح accommodate کیا جائے۔

جناب سپیکر! پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ ہماری حکومت کا وژن ہے کہ ہم پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کے تحت جتنے بھی پراجیکٹس ہیں۔ پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ سے وہ کئے جائیں تاکہ ڈویلپمنٹ کا کام اُدھر سے کیا جائے اور باقی جو ایجوکیشن، ہیلتھ اور دوسرے پراجیکٹس ہیں اُن

کو حکومت خود اتنا فنڈ دے کہ تاکہ غریب آدمی کا بچہ بھی بہتر انداز میں پڑھ سکے اور غریب آدمی کو ہسپتال کے اندر علاج کی سہولت میسر آسکے۔

جناب سپیکر! آخر پر ایک دو باتوں سے اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے جو بھی اپنی feedback دی ہیں ہم نے کوشش کی ہے کہ بجٹ کے اندر جہاں پر اگر کوئی درستی بنتی ہے تو اُس کو ضرور کیا جائے۔ مختلف ممبرز نے یہاں پر بات کی اور سیاسی بات کے طور پر ایک بات کرنا چاہوں گا کہ جب ہم الیکشن لڑنے جا رہے تھے تو مختلف طرف سے باتیں آتی تھیں وہ باتیں یہ تھیں کہ جناب یہ وزیراعظم بننے کی بات کرتے ہیں، وزیراعلیٰ بننے کی بات کرتے ہیں، شیروانی کیا شیروانی کا جو بٹن ہوتا ہے ہم وہ بھی نہیں دیں گے۔ یہ باتیں اپوزیشن کے بندے کیا کرتے تھے جو آج اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اُس وقت وہ حکومت میں تھے اُن کے لئے میں صرف ایک ہی شعر کہوں گا:۔

وہ جو کہتا تھا کچھ نہیں ہوتا
اب روتا ہے چپ نہیں ہوتا

جناب سپیکر! آخر میں، میں اس معزز ایوان کے ہر رکن کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس بجٹ کے مختلف نکات پر سنجیدہ اور سیر حاصل بحث کی اور میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ حالات کے پیش نظر ہم اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر انشاءاللہ اس صوبے کے شہریوں کی خدمات کا فریضہ سرانجام دیں گے اور پنجاب کی معاشی بحالی ترقی اور استحکام میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو پاکستان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 24۔جون 2020 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ اس دن سالانہ بجٹ کے مطالبات زرپر ووٹنگ ہوگی۔